ماہنامہ
دختران اسلام
لاہور

جولائی 2019ء

حسنِ اخلاق اور حسنِ معاملات

بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے

عیب جوئی، چغلی، ٹوہ لگانے اور غیبت سے بچو

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب

حضرت ماریہ القبطیہؓ صبر و استقلال کا پیکر تھیں

اعتکاف سے اعمال و احوال کی اصلاح ہوتی ہے

نئی نسل کی صلاحیتوں کو کیسے نکھارا جائے

یاجوج ماجوج کی حقیقت

اسلام اور جدید سائنس کی روشنی میں ایک تحقیق

ویمن شہر اعتکاف 2019ء کے مناظر

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں

ماہنامہ دخترانِ اسلام لاہور

جلد: 26 شمارہ: 7 / ذوالقعدہ ۱۴۴۰ھ / جولائی 2019ء

زیر سرپرستی
بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

ایڈیٹر
اُم حبیبہ

ڈپٹی ایڈیٹر
نازیہ عبدالستار

مجلس مشاورت

نور اللہ صدیقی، ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ، ڈاکٹر نبیلہ اسحاق
ڈاکٹر شاہدہ مغل، ڈاکٹر فرخ سہیل، ڈاکٹر سعدیہ نصر اللہ
مسز فریدہ سجاد، مسز فرح ناز، مسز حلیمہ سعدیہ
مسز راضیہ نوید، سدرہ کرامت، مسز رافعہ علی
ڈاکٹر زیب النساء سرویا، ڈاکٹر نورین روبی

رائٹرز فورم

آسیہ سیف، ہادیہ خان، جویریہ سحرش
جویریہ وحید، ماریہ عروج، سمیعہ اسلام

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم
گرافکس: عبدالسلام ـــــ فوٹو گرافی: قاضی محمود الاسلام

فہرس

ادایہ

(بجٹ کے اعداد و شمار، خواتین کے مسائل اور زمینی حقائق)		5

فکرِ شیخ الاسلام

حسنِ اخلاق اور حسنِ معاملات	مرتبہ: نازیہ عبدالستار	7
سیدۂ کائنات حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا	فضہ حسین قادری	9
نئی نسل کی صلاحیتوں کو کیسے نکھارا جائے؟	پروفیسر حلیمہ سعدیہ	15
(آثارِ قلم) توسل و استغاثہ کی شرعی حیثیت	ڈاکٹر فرخ سہیل	18
یاجوج ماجوج کی حقیقت (تبصرہ کتب ڈاکٹر حسن محی الدین)	ہادیہ ثاقب	20
حضرت ماریہ القبطیہؓ ۔ صبر و استقلال کا پیکر	ساجدہ کوثر نعیمی	23
(آپ کی صحت) جسم میں خون کی کمی کو انیمیا کہتے ہیں	وشاء وحید	25

گلدستہ

پپیتا کے فوائد، شوگر کنٹرول کرنے والی غذائیں	مرتبہ: ماریہ عروج	27
ویمن اعتکاف 2019ء	خصوصی رپورٹ	29
کڈز اعتکاف 2019ء	ام کلثوم قمر	32

بدلِ اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرقِ بعید، امریکہ: 15 ڈالر مشرقِ وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

ترسیلِ زر کا پتہ: منی آرڈر / چیک / ڈرافٹ بنام حبیب بنک لمیٹڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 01970014583203 ماڈل ٹاؤن لاہور

قیمت فی شمارہ -/35 روپے

سالانہ خریداری -/350 روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور
فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-35168184

Visit us on: www.minhajsisters.com E-mail:sisters@minhaj.org

فرمان الٰہی

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ. (النور،٢٤:٦٣)

’’(اے مسلمانو!) تم رسول کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کو بلانے کی مثل قرار نہ دو (جب رسولِ اکرم ﷺ کو بلانا تمہارے باہمی بلاوے کی مثل نہیں تو خود رسول ﷺ کی ذاتِ گرامی تمہاری مثل کیسے ہوسکتی ہے)، بے شک اللہ ایسے لوگوں کو (خوب) جانتا ہے جو تم میں سے ایک دوسرے کی آڑ میں (دربارِ رسالت سے) چپکے سے کھسک جاتے ہیں، پس وہ لوگ ڈریں جو رسول (ﷺ) کے امرِ (ادب) کی خلاف ورزی کر رہے ہیں کہ (دنیا میں ہی) انہیں کوئی آفت آ پہنچے گی یا (آخرت میں) ان پر دردناک عذاب آن پڑے گا‘‘۔

(ترجمہ عرفان القرآن)

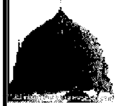

فرمان نبوی ﷺ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَ تَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟ قَالُوْا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ. قِيْلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُوْلُ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ. وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ، فَقَدْ بَهَتَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:(غیبت یہ ہے کہ) تم اپنے (مسلمان) بھائی کا اس طرح ذکر کرو کہ جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) اگر وہ بات میرے اس بھائی میں پائی جاتی ہو جو میں کہہ رہا ہوں (تو کیا پھر بھی غیبت ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ بات اس میں ہے جو تم کہہ رہے ہو تو یہی تو غیبت ہے اور اگر (وہ بات) اس میں نہیں تب تو تم نے اس پر بہتان لگایا‘‘۔

(المنہاج السوی،ص٨٢٦)

حمد باری تعالیٰ

وہی رازداں فنا کا، وہی راز داں بقا کا
یہ جہاں بھی ہے خدا کا، وہ جہاں بھی ہے خدا کا

وہی خالقِ جہاں ہے، وہی رازقِ جہاں ہے
وہی بندگی کے لائق، وہی مستحقِ ثنا کا

وہی نورِ خاک داں ہے، وہی نورِ آسماں ہے
وہی نورِ کہکشاں ہے، وہی نور ہے حرا کا

یہ ہے میرا جز و ایماں کہ نگاہِ کبریا میں
جو ہے رتبۂ سکندر، وہی مرتبہ گدا کا

کوئی مصلحت تھی اس میں کہ دکھائے اس نے دونوں
کبھی جشنِ فتحِ مکہ، کبھی سوگ کربلا کا

یہ ہے اعتراف مولا کہ ہمیں خبر نہیں ہے
نہ خبر ہے ابتدا کی، نہ پتا ہے انتہا کا

نہ اگر ہو حکم اس کا، نہ اگر رضا ہو اس کی
نہ ہلے شجر کا پتا، نہ چلے نفس ہوا کا

جسے چاہے وہ بنائے، جسے چاہے وہ بگاڑے
وہی شکر اہل ایماں، وہی صبر بے نوا کا

کہیں سرکشی خدا سے، نہ ہمیں مٹادے افسرؔ
یہی وقت ہے دوا کا، یہی وقت ہے دعا کا

(افسر ماہ پوری)

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیسے مرجھائے گا مزدوروں کی عظمت کا گلاب
محنتِ سرکارؐ سے مہکا ہے محنت کا گلاب

آج بھی ہے وادیٔ طائف کا ہر ذرّہ گواہ
درمیاں کانٹوں کا تھا امن و اخوت کا گلاب

جس کی خوشبو سے معطر ہے مشام دو جہاں
باغِ طیبہ میں کھلا ایسا مشیت کا گلاب

جتنے بڑھتے ہیں مصائب اتنا بڑھتا ہے نکھار
شرک کے کانٹوں ہی میں کھلتا ہے وحدت کا گلاب

کس لیے پھر رشکِ جنت گلشنِ طیبہ نہ ہو
دونوں عالم میں نہیں اس شان و شوکت کا گلاب

اللہ اللہ یہ نوازش یہ کرم اللہ کا
خار زارِ جہل میں اور علم و حکمت کا گلاب

کیوں مدینے پر نہ ہو قربان دنیا کی بہار
گنبد خضرا کے سائے میں ہے رحمت کا گلاب

وہ سراپا رنگ و خوشبو، وہ سراپا ہے بہار
جس کے دل میں کھل گیا انؐ کی محبت کا گلاب

کھل اٹھیں گے ہم گناہگاروں کے چہرے حشر میں
مصطفیؐ کے ہاتھ میں ہوگا شفاعت کا گلاب

مستقل اعجازؔ جو لکھے گا نعتِ مصطفیؐ
حشر تک مہکے گا اس شاعر کی شہرت کا گلاب

(اعجاز رحمانی)

خواب

ترے دریا میں طوفاں کیوں نہیں ہے
خودی تیری مسلماں کیوں نہیں ہے
عبث ہے شکوہ تقدیرِ یزداں
تو خود تقدیرِ یزداں کیوں نہیں ہے؟
(کلیاتِ اقبال، ارمغانِ حجاز، ص:۱۱۱۴)

تعبیر

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ منتشر ہوگئے تو گر پڑو گے اور متحد ہوگئے تو کھڑے رہو گے۔

(جلسہ تقسیم اسناد ڈھاکہ 24 مارچ، 1948ء)

تکمیل

میری آپ کو نصیحت ہے کہ جب بھی کسی کے بارے میں بات کریں تو اس کی اچھائی بیان کریں ورنہ خاموش رہیں کیونکہ برائی کو منہ پر لانے سے گناہ ہوتا ہے مثلاً کسی نے برائی کی۔ آپ نے اس پر تبصرہ کیا تو مفت میں گناہ کمایا۔ لہذا ایسی باتوں سے اجتناب کریں جن سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ ناراض ہوتا ہے کیونکہ کسی کی برائی کرنے سے برکت اٹھ جاتی ہے جبکہ خاموش رہنے میں حکمت یہ ہے کہ انسان کم از کم گناہ سے تو بچ جاتا ہے۔

(خطاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری: غیبت اور چغلی)

اداریہ

بجٹ کے اعداد و شمار، خواتین کے مسائل اور زمینی حقائق

تحریک انصاف کی اتحادی حکومت نے اپنا پہلا بجٹ پیش کر دیا ہے، جس پر اسمبلیوں میں بحث بھی ہوئی اور لڑائی بھی ،البتہ بجٹ کس وجہ سے شاندار ہے اور بجٹ کس وجہ سے عوام دشمن ہے اس حوالے سے اراکین اسمبلی کے ٹھوس دلائل سننے کو کان ترستے رہے، ہماری جمہوریت کا یہ المیہ ہے کہ سارے فیصلے اور تبصرے پہلے سے طے شدہ ہوتے ہیں، حکومتی اراکین بجٹ کو شاندار قرار دیتے ہیں اور اپوزیشن والے اسے عوام دشمن قرار دیتے ہیں ،یہ راز اب راز نہیں رہا کہ اراکین پارلیمنٹ کی اکثریت بجٹ دستاویز کا مطالعہ کیے بغیر اسے بہترین قرار دیتی اور مسترد کرتی ہے، یہ بات دعویٰ کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ بجٹ دستاویزات جو کم و بیش 5 ہزار اوراق پر مشتمل ہوتی ہیں انہیں پڑھنے اور دیکھنے کی بھی ایک خاص ٹریننگ ہوتی ہے لیکن بجٹ کی تعریف کرنے اور اسے مسترد کرنے کیلئے کسی ٹریننگ کی ضرورت نہیں ہوتی، بجٹ سازی کے عمل میں پارلیمنٹرین کا کردار برائے نام ہوتا ہے، وہ بجٹ دستاویزات کو فقط دور سے دیکھتے ہیں، بیوروکریٹس اور دیگر ٹیکنوکریٹس بجٹ کے خدوخال سنوارتے ہیں اور پھر پڑھنے کیلئے کسی جمہوری وزیرخزانہ کے سپرد کر دیتے ہیں، بہرحال بجٹ کسی بھی حکومت کی ایک سالہ معاشی ترجیحات اور پالیسیوں کا آئینہ دار ہوتا ہے، کوئی بھی حکومت ایک روپیہ بھی خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو وہ اسے بجٹ میں ظاہر کرتی ہے، دختران اسلام کو بجٹ کی ماہیت، خدوخال ،اثرات اور ثمرات سے صرف اس حد تک لگاؤ ہے کہ بجٹ میں خواتین کیلئے کیا ہے؟

یہ ایک ناقابل تردید تلخ حقیقت ہے کہ بجٹ کے بعد یا بجٹ سے پہلے مہنگائی کا جو طوفان آتا ہے اس کی سب سے زیادہ متاثرہ فریق خاتون ہوتی ہے، بجلی، گیس کے بلوں میں اضافہ ہو یا مہینہ بھر کے راشن کی خریداری یا مہمان داری اس سے خاتون خانہ براہ راست متاثر ہوتی ہے اور سربراہ خانہ کے تندوتیز سوالات کا نشانہ بنتی ہے، محدود اور فکس آمدن کی وجہ سے ماہ بہ ماہ بڑھنے والی مہنگائی پورے مہینے کے اہداف اور اعداد و شمار کو بری طرح متاثر کرتی ہے اور یہیں سے گھریلو جھگڑے اور ناچاقی جنم لیتی ہے، اس لیے حکومت جب کبھی بھی بجٹ بنائے تو مہنگائی کے باب میں اس بات کا ضرور خیال رکھے کہ اشیائے خورونوش کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے سب سے زیادہ خواتین پستی ہیں جو ملکی آبادی کا 50 فیصد ہیں۔

ہر حکومت خواتین کی امپاورمنٹ، ان کی فلاح و بہبود کے خوشنما سلوگن کے ساتھ بجٹ پیش کرتی ہے، موجودہ حکومت بھی ان دعوؤں میں کسی طور پیچھے نہیں ہے، پنجاب حکومت نے خواتین کی ترقی اور بہبود آبادی کیلئے لانگ ٹرم پالیسی کے تحت 8.3ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے جس میں 5.5ارب روپے کرنٹ منصوبوں میں خرچ کیے جائینگے جبکہ 2.8ارب روپے ترقیاتی مد میں خرچ ہونگے، حکومت 100 ملین کی رقم فیملی پلاننگ پر خرچ کرنا چاہتی ہے، دیہاتی خواتین کی معاشی بہتری کیلئے 300 ملین، خواتین کے ہاسٹل بنانے کیلئے 300 ملین، ڈے کیئر سنٹرز کیلئے 200 ملین، خواتین سے متعلق مختلف ایشوز کی تشہیر کیلئے 100 ملین، ورکنگ ویمن کے ہاسٹل کو سہولیات فراہم کرنے کیلئے 70 ملین اور سرکاری شعبہ جات میں کام کرنے والی خواتین کی کپیسٹی بلڈنگ کیلئے 50 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔اسی طرح خواتین کی بہتری کیلئے سٹریٹجک پلاننگ کیلئے 175 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں، فیصل آباد میں ایک ریجنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قائم کیا جارہا ہے جس پر 150 ملین خرچ ہونگے۔بجٹ کے اعداد و شمار عام خواتین کے فہم سے ماورا ہوتے ہیں البتہ عام خاتون یہ سمجھتی ہے کہ اس کی بچی کو گھر کی دہلیز پر سستی، معیاری تعلیم میسر آئے اور اعلیٰ تعلیم مکمل کرنے کے بعد اسے ایک باعزت اور محفوظ روزگار میسر آئے۔خواتین کیلئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کیلئے بجٹ کے اعداد و شمار میں کوئی منصوبہ بندی نظر نہیں آئی، حکومت کو اس طرف بطور خاص توجہ دینی چاہیے، خواتین ٹرانسپورٹ کی عدم سہولت کی وجہ سے بری طرح متاثر ہیں، ان کیلئے پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا ہونی چاہیے تاکہ وہ سہولت کے ساتھ کالج، یونیورسٹی یا دفتر تک پہنچ سکیں۔خواتین کا تحفظ اور لاء اینڈ آرڈر بھی ایک بڑا مسئلہ ہے، گزشتہ عشرہ میں سٹریٹ کرائم بڑی تیزی سے بڑھا ہے اور سٹریٹ کرائم کا نشانہ بھی سب سے زیادہ خواتین بنتی ہیں، ان کے تحفظ کیلئے بھی خصوصی اقدامات ہونے چاہئیں۔(ام حبیبہ اسماعیل: چیف ایڈیٹر دختران اسلام)

فکرِ شیخ الاسلام

حسنِ اخلاق اور حسنِ معاملات

بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے

عیب جوئی، چغلی، ٹوہ لگانے اور غیبت سے بچو

خصوصی خطاب: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

مرتبہ: نازیہ عبدالستار

اللہ رب العزت نے فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ط اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ. (الحجرات، ۴۹:۱۲)

”اے ایمان والو! زیادہ تر گمانوں سے بچا کرو بے شک بعض گمان (ایسے) گناہ ہوتے ہیں (جن پر اُخروی سزا واجب ہوتی ہے) اور (کسی کے عیبوں اور رازوں کی) جستجو نہ کیا کرو اور نہ پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی کیا کرو، کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے، سو تم اس سے نفرت کرتے ہو۔ اور (ان تمام معاملات میں) اللہ سے ڈرو بے شک اللہ توبہ کو بہت قبول فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے“۔

مذکورہ آیت کریمہ میں معاملات میں بدگمانی کرنے سے روکا گیا ہے۔ کیونکہ ان میں کئی ایسے گمان ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گناہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح دوسروں کی عیب جوئی، کمزوریوں کو کریدنے اور چغلی کرنے سے منع کیا ہے۔ ان تمام باتوں سے روکنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگو تم تقویٰ شعار بن جاؤ۔

مذکورہ آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے تین باتیں ارشاد فرمائی ہیں اور معاشرہ میں اخلاقی بگاڑ کو درست کرنے کے لیے تین چیزوں سے بچنے کا حکم فرمایا ہے۔

۱۔ بدگمانی (جو کہ گناہ ہے) ۲۔ ٹوہ لگانا (جستجو کرتے رہنا)

۳۔ غیبت کرنا (چغلی کرنا)

یہ اگر تم ان تینوں باتوں سے توبہ کرلو اور اللہ سے معافی مانگ لو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے۔

اگر آج امت مسلمہ بالعموم اور پاکستانی قوم بالخصوص ان چیزوں کو ترک کرنے کی بجائے ان کو اپنائے ہوئے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے حسن اخلاق اور حسن معاملات تباہ و برباد ہوکر رہ گئے ہیں۔ ہم اپنے معاشرہ کو اخلاقی لحاظ سے اگر درست کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ان برائیوں سے بچا جائے۔

آقاﷺ کا فرمان اور ہمارا معاشرہ:

نبی پاکﷺ نے بدگمانی کے متعلق ارشاد فرمایا:

ان رسول اللہﷺ قال ایاکم والظن فان الظن اکذب. (متفق علیہ)

”رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا تم بدگمانی سے بچا کرو۔ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے“۔

اس حدیث مبارکہ میں تو ارشاد فرمایا گیا ہے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے جبکہ قرآن پاک میں بدگمانی کو گناہ کہا گیا ہے۔

بدگمانی جھوٹ کیسے؟:

یہاں ایک قابل غور نکتہ ہے کہ بدگمانی جھوٹ کیسے ہوتی ہے کیونکہ عام طور پر جھوٹ کی تعریف یہ کی جاتی ہے کہ خلاف واقعہ بات کو جھوٹ کہا جاتا ہے لیکن اگر وہ بات کہی جائے جو واقعہ کے عین مطابق ہو تو پھر وہ جھوٹ نہیں رہے گا مثلاً آپ نے کہا کہ فلاں شخص بڑا خائن، متکبر، بددیانت اور بڑا عیار و مکار ہے اگر تو یہ ساری باتیں عین حال کے مطابق ہیں وہ آدمی وہی

کچھ ہے جو کہا جارہا ہے تو پھر یہ گمان اور بدگمانی نہ رہی کیونکہ جو بات کہی گئی ہے وہ واقعہ کے عین مطابق ہے اسی طرح گمان اس چیز کو کہتے ہیں جو آنکھوں کے سامنے نہیں ہوئی اور سنی سنائی بات پر اپنے اندازے سے ایک رائے قائم کرلی جائے۔ گمان بدگمانی اس وقت بنے گا نہ آپ اس بات کہ گہرائی تک گئے۔

ہمارے معاشرے میں ہر شخص تقریباً یہ برائیاں اپنائے ہوئے ہے۔ عورتوں میں بالخصوص اور مردوں میں بالعموم یہ رجحان دیکھنے میں آتا ہے بلکہ آج کے زمانے میں پورا معاشرہ غیبت چغلی، بدگمانی اور تجسس میں مبتلا ہو چکا ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہؒ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم کسی شخص میں 100 علامات میں سے 99 کفر کی علامات دیکھو اور ایک مومن ہونے کی علامت دیکھو تو اس کو مسلمان سمجھو۔

یعنی کہ تم ہر ممکن کوشش کرو کہ دوسرے کے متعلق اچھا گمان رکھو۔ مگر آج ہماری معاشرتی حالت یہ ہو چکی ہے کہ جس میں 99 علامتیں ایمان کے دیکھیں اور ایک علامت کفر کی دیکھیں تو ہم اس کو فوراً ملعون، بدبخت اور کافر تصور کر لیتے ہیں۔ مطلب کی بات نکال لیتے ہیں تمام اچھائیاں چھوڑ کر اس پر برائی کا رنگ چڑھا دیتے ہیں۔ یہ ہماری معاشرتی سوچ ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ یہ سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ ہم معاشرہ میں رہتے ہوئے دوسروں کی ہزار نیکیاں اور اچھائیاں چھوڑ کر کسی ایک غلطی اور برائی کی بنا پر اس کو مورد الزام ٹھہراتے ہوئے ملعون بنا دیتے ہیں ہمیں اس معاشرتی سوچ کو بدلنا ہوگا۔

نیک گمان سے اجر ملتا ہے:

اگر کوئی شخص آپ کے گمان میں نیک نہیں بھی ہے تو مگر آپ اس کے متعلق اچھی رائے رکھیں اور نیک گمان کر لیں تو اس پر کون سا خرچ آتا ہے یا بدگمانی کرنے سے کون سے کچھ پیسے مل جاتے ہیں دونوں صورتوں میں کچھ نہیں جاتا۔ بدگمانیاں کرنے سے نیکیاں جاتی ہیں اور برائیاں آتی ہیں جبکہ نیک گمان کرنے سے بغیر کچھ خرچ کرنے سے نیکیاں آجاتی ہیں۔

29 سورۃ ن کے آخری رکوع میں بھی اللہ پاک نے ایسا ہی ارشاد فرمایا ہے کہ آپ نے اللہ کے حکم پر نیک گمان کرکے اجر کما لیا۔ آپ کے نامہ اعمال میں مفت میں نیکیاں بڑھ گئیں نہ نماز پڑھی نہ روزہ رکھا نہ حج کیا نہ عمرہ نہ صدقہ و خیرات محض مسلمان بھائی کے لیے اچھا گمان کیا اتنے سے عمل پر اللہ پاک نے آپ کو نیکی عطا کر دی۔

نیکی کرنے سے نور آتا ہے جب ہزارہا لوگوں کے ساتھ حسن ظن قائم کیا اس سے نور ملا۔ ہر نیک عمل کا نور ہوتا ہے۔ درود شریف پڑھنے کا بھی نور ہے، عبادت کا بھی نور ہے، نماز پڑھی اس کا بھی نور ہے، صدقہ و خیرات کیا اس کا بھی نور ہے، حج عمرہ کیا اس کا بھی نور ہے۔ حضور کی سنت پر عمل کیا نور ہے۔ مسجد میں داخل ہوتے دایاں پاؤں رکھا نور ہے باہر نکلتے بایاں پاؤں باہر رکھا نور ہے۔ جوتا پہنتے وقت پہلے دایاں جوتا پہنا نور ہے اتارتے وقت پہلے بایاں اتارا نور ہے یہ سب کام سنت سمجھ کر ادا کرنے سے نور حاصل ہوتا ہے۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئے بسم اللہ پڑھی نور مل گیا بستر پر قبلہ رو ہو کر سوئے سنت سمجھ کر نور مل گیا۔

نیک گمان نور ہے:

جو بھی کام آقا علیہ السلام کی سنت سمجھ کر ادا کیا نور بن گیا آقا کی سنت سمجھ کر اور اس خیال کو ذہن میں لا کر دائیں پاؤں کو بائیں کے اوپر رکھ کر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر لیٹے رہنے سے خیال کر لیا آقا کی سنت کی ادائیگی کا نور مل گیا مسلمان بھائی سے ملے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا نور مل گیا کتنا سستا سودا ہے۔ من کو اگر آدمی صاف کر لے تو یہ سودا بڑا سستا ہے۔

بدگمانی اندھیرا ہے:

گناہ تاریکی ہے، ظلمت ہے، بدگمانی اندھیرا ہے، جھوٹ بولا گناہ ملا، تاریکی مل گئی، ظلم کیا اندھیرا مل گیا، بدگمانی کی اندھیرا مل گیا چغلی کی گناہ مل گیا، غیبت کی اندھیرا مل گیا جھگڑا کیا اندھیرا مل گیا زبان درازی کی اندھیرا مل گیا دھوکہ کیا اندھیرا مل گیا سارا دن اسی طرح گناہ کرتے رہے نہ چوری کی نہ ڈاکہ ڈالا نہ بدکاری کی مگر عملاً ایسا کوئی عمل نہیں کیا اندر ہی اندر زبان و دل سے کچھ عمل ہو رہے ہیں گناہ کے عمل پر اندھیرے جمع ہو رہے ہیں نیکیاں کرتے ہیں تو نور ملتے ہیں جب سارا دن چغلی غیبت شکوے شکایت یہ برائیاں کرتے ہیں تو اس سے گناہ ملتے ہیں جس سے اندھیرے آتے ہیں اندھیرے نور پر چھا جاتے ہیں۔

آپ ﷺ کا فرمان اور بے برکت زندگی:

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نیک عمل کرتا ہے اس

کے دل پر نور کا نکتہ لگ جاتا ہے جب گناہ کرتا ہے تو سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے۔ اندھیرے کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ روشنی پر چھا جاتا ہے نور کو زائل کردیتا ہے اندھیرا قلب و باطن میں آجاتا ہے۔ جب من تاریک اندھیری کوٹھڑی بن جاتا ہے تو پھر نہ نمازوں کی برکت رہتی ہے نہ روزوں کی اور نہ ہی صدقہ و خیرات کی برکت رہتی ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ جی دعائیں بھی بڑی کرتے ہیں نمازیں بھی بڑی پڑھتے ہیں عمرے بھی کرتے ہیں۔ صدقہ و خیرات بھی کرتے ہیں آیات کریمہ کے ورد بھی کرواتے ہیں وظیفے بھی پڑھتے ہیں بس برکت نہیں ہورہی۔

من کے اندر سانپ جمع کر رکھے ہیں من کے اندر تو اژدھا ہے من کے اندر تو گندگی کے ڈھیر ہیں نور اس حالت میں نور کہاں پیدا ہوگا، برکت کہاں آئے گی۔ یہ ہماری زندگی کا المیہ ہے زبان سے تاثیر اٹھ گئی ہے۔ ساری زندگی بے برکتی ہوگئی۔ عورت گھر کے تمام کام کرتی ہے خدمت کرتی ہے، کام کاج کرتی ہے مگر فارغ ہونے کے بعد بدگمانی کرتی ہے۔ ساس ہے تو بہو سے بدگمانی کرتی ہے بہو ساس کے بارے میں کرتی ہے مسلمان بھائی مسلمان بھائی کے متعلق بدگمانی رکھتے ہیں۔ ساری زندگی بدگمانی میں مبتلا ہوکر سیاہی اور تاریکی میں ڈوب جاتی ہے نور رخصت ہوجاتا ہے جب نور رخصت ہوجائے تو مایوسی آجاتی ہے جس سے ذہن اچھے فیصلے نہیں کرپاتے، منفی ہوجاتے ہیں مثبت نہیں ہوتے۔ لوگوں کے بارے میں رویہ بدل جاتا ہے۔ اس کی زندگی بدگمانی پر مبنی ہوجائے گی پھر طبیعت خراب ہوجائے گی۔ اس نے کیا کمایا سارا کچھ برباد کردیا۔

امام اعظم کا عمل:

ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا کہ فلاں جگہ علما کی مجلس لگی ہوئی تھی وہ لوگ آپ کی چغلی اور غیبت کررہے تھے اور آپ کو برا بھلا کہہ رہا تھا آپؒ نے جب یہ سنا تو خوش ہوگئے طشتری پھلوں سے بھر کر شاگرد کو دی کہ اس کے گھر جاکر دو اور بتانا کہ میری طرف سے ہے اور شکریہ ادا کرنا وہ اگر پوچھیں کہ کس بات کا شکریہ کہنا کہ آپ نے مجھ پر احسان فرمایا ہے اور میری طرف سے شکریہ ادا کرنا۔

وہ شخص پریشان ہوکر دوڑا آپ کے پاس آیا اور کہا کہ امام اعظم میں نے تو آپ پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ چغلی کی ہے غیبت کی ہے یہ احسان کس طرح ہوگیا آپ نے فرمایا کہ تو نے مجلس میں بیٹھ کر میری چغلی کی ہے مجھے برا بھلا کہا مجھے تو خبر ہی نہیں تھی میں گھر بیٹھا تھا میرے گھر بیٹھے بیٹھے میرے گناہ معاف ہوگئے تیری نیکیاں میرے حصے میں آگئیں تو نے بیٹھے بیٹھے اپنا دامن نیکیوں سے خالی کرلیا اور میرا دامن بھر گیا اس سے بڑا احسان کیا ہوگا۔

پرندوں میں کوے اور جانوروں میں کتے کا عمل:

دوسروں میں کسی برائی یا خرابی کو نکالنا غیبت ہے یعنی کسی کی برائیوں کو کرید کرید کر نکالنا برائی ہے غیبت ہے۔ پرندوں میں کوّے کا یہ کام ہوتا ہے اور جانوروں میں کتے کا وہ گندی جگہوں پر بیٹھ کر گندگی کو نوچتا ہے گندگی کو کرید کرید کر نکالتا ہے کوّا پرندوں سے سب سے قبیح پرندہ ہے جو پھولوں پر آکر نہیں بیٹھتا بلکہ گندگی پر بیٹھتا ہے اے نادان شخص دوسرے شخص کی نیکیاں پھول ہیں۔ غیبت گندگی ہے تو کرید کرید کر اس کی نیکیاں نہیں نکالتا اس کے عیب نکالتا ہے چاہیے تھا کہ تو پھولوں پر بیٹھتا کرید کرید کر اپنے مسلمان بھائی کی نیکیاں بیان کرتا ہے اس کی ٹوہ میں رہتا کہ یہ کتنا نیک ہے رات کو عبادت کرتا ہے تہجد پڑھتا ہے۔ دوسروں کی خفیہ مدد کرتا ہے عاجزی کرتا ہے دوسروں سے زیادتی نہیں کرتا ہے۔

مگر آج کے زمانے میں مجال ہے کوئی یہ کام کرے وہ تو دوسروں کی برائیاں تلاش کرتے ہیں یہ کام اچھے لوگوں کا نہیں ہے نہ پرندوں میں نہ جانوروں میں تو انسانوں میں اچھا کیسے ہوسکتا ہے۔

اللہ پاک نے غیبت کے لیے مثال دی ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت نوچ نوچ کر کھانا فرمایا کہ اگر تم یہ پسند کرتے ہو کے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا تو ایسا کیا کرو اگر نہیں پسند کرتے تو اللہ سے ڈرو عیب جوئی چھوڑ دو تقویٰ اختیار کرو قیامت والے دن اللہ پاک اٹھا کر پیش کرے گا کہ تو اپنے مردہ بھائی کا گوشت نوچتا رہا ہے کھاتا رہا ہے اس کی چغلیاں کرتا تھا اس کی غیبت کرتا تھا لہٰذا اب اس کو جہنم کا ایندھن بنادو۔ اللہ پاک اس سے ناراض ہوجائے گا۔ لہٰذا اپنی کمزوریوں گناہوں کی معافی مانگو توبہ کرو۔

☆☆☆☆☆

سیدہ کائنات حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں درخت ہوں، فاطمہؓ اُس کی ٹہنی ہے، علیؓ اُس کا شگوفہ اور حسنؓ اور حسینؓ اُس کا پھل ہیں اور اہلِ بیت سے محبت کرنے والے اُس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے

فضہ حسین قادری

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا. (الاحزاب،۳۳:۳۳)

بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) اہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک ونقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔

1۔سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کا اسمِ گرامی:

مسند دیلمی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور مستدرک میں امام حاکم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

حضور ﷺ نے آپ کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ فاطمہ، فطم سے نکلا ہے جس کا معنیٰ ہے: روک لینا، ڈھال بن جانا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان کا نام فاطمہ اس لئے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اِن کو دوزخ کی آگ سے اور ایک روایت میں ہے کہ اُن سے سچی محبت کرنے والوں کو اور اُن کی سچی پیروی کرنے والوں کو دوزخ کی آگ سے محفوظ کر لیا ہے۔ اسی ضمن میں ایک حدیثِ مبارکہ ہے:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں درخت ہوں، فاطمہؓ اُس کی ٹہنی ہے، علیؓ اُس کا شگوفہ اور حسنؓ وحسینؓ اُس کا پھل ہیں اور اہلِ بیت سے محبت کرنے والے اُس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔

تو سیدہ کائنات سے محبت کرنے والوں کی شان یہ ہے کہ وہ قیامت کے روز فقط جنت میں ہی نہیں ہوں گے بلکہ تاجدارِ کائنات ﷺ اور سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کی سنگت و صحبت میں ہوں گے۔ ایک اور حدیثِ مبارکہ میں ہے:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں، علی، فاطمہ، حسن وحسین اور ہمارے محبین سب روزِ قیامت ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے، قیامت کے دن ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں میں فیصلے کر دئے جائیں گے۔

حضرت فاطمۃ الزہراء کا لقب بتول ہے، بتول کا لفظ عربی زبان میں: بَتَلَ، بَتْلًا سے نکلا ہے۔ قرآن مجید کا یہ

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں درخت ہوں، فاطمہؓ اُس کی ٹہنی ہے، علیؓ اُس کا شگوفہ اور حسنؓ و حسینؓ اُس کا پھل ہیں اور اہلِ بیت سے محبت کرنے والے اُس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے

لفظ اور سورۃ مزمل کی آیت سے ہے:

وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیلًا. (مزمل،۸:۷۳)

اور (اپنے قلب و باطن میں) ہر ایک سے ٹوٹ کر اُسی کے ہو رہیں۔

یہ تبتُّل اور تبتیل کا معنیٰ ہے۔ تبتل اور تبتیل بھی بَتَلَ سے نکلا ہے۔ اور اسی سے بتول نکلا ہے جس کا معنیٰ ہے کہ آپ وہ ہستی ہیں جو عبادت گزاری میں فنا فی اللہ تھیں اور توجہ الی اللہ میں کامل تھیں اور تفرغ الی اللہ اور تبدل الی اللہ میں اُس مقام پر تھیں کہ وہ دنیا کی ہر رغبت اور ہر چاہت اور ہر خواہش سے مکمل طور پر کٹ کر قلباً و روحاً اللہ کی ہو گئی تھیں۔ تو ان کا کاملاً اللہ کی طرف جو رجوع، تعلق اور ربط تھا اِس کی وجہ سے ان کا دل ہر ایک چاہت و رغبت سے خالی ہو گیا تھا تو آپ کی اس شان اسْتِغْناء اور شانِ روحانیت کے باعث آپ کو لقب بتول عطاء کیا گیا۔

اسی طرح آپؓ کا لقب زہراء ہے۔ زہراء پھول کو کہتے ہیں۔اسی لئے کہا گیا:

لِاَنَّھَـــا زھرۃ المصطفیٰﷺ: یعنی آپ حضورﷺ کا پھول ہیں، بلکہ گلشنِ مصطفیٰﷺ ہیں۔ اور آقا علیہ السلام کے سب پھول اسی گلشن سے پیدا ہوئے۔

2۔اولاد کی تربیت:

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں : حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی عمر مبارک پانچ برس تھی، حضورﷺ کے اس واقعہ کے وقت کہ جب آپﷺ صحنِ کعبہ میں نماز ادا فرما رہے ہیں اور قریش جمع تھے۔ ابو جہل ایک پوری مجلس جما کے بیٹھا تھا اور طعنہ زنی کر رہا تھا۔ آقاﷺ جب سجدے میں تشریف لے گئے تو ایک قبیلے نے بہت بڑی قربانی کی تھی تو اس کی اوجھڑی منگوا کر آقاﷺ کی پشت مبارک پر رکھ دی، جو خاصی وزنی تھی۔ اب دشمن اردگرد کھڑے مذاق اور طعنہ زنی کر رہے تھے، بہت وزنی اوجھڑی آقاﷺ کی پشت مبارک پر رکھ دی تھی اور اتفاق یہ کہ اس وقت کوئی اور مسلمان آقاﷺ کے اردگرد موجود نہیں تھا۔

حضورﷺ نے آپ کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ فاطمہ، فطم سے نکلا ہے جس کا معنیٰ ہے: روک لینا، ڈھال بن جانا۔ آپﷺ نے فرمایا ان کا نام فاطمہ اس لئے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اِن کو دوزخ کی آگ سے اور ایک روایت میں ہے کہ اُن سے سچی محبت کرنے والوں کو اور اُن کی سچی پیروی کرنے والوں کو دوزخ کی آگ سے محفوظ کر لیا ہے

پانچ سال کی عمر میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا نے دیکھا تو دوڑتی ہوئی صحنِ کعبہ میں آئیں اور اس چھوٹی سی عمر میں اتنی وزنی اوجھڑی حضورﷺ کی پشت مبارک سے اتار کر نیچے پھینک دی اور کفار اور مشرکین کا اپنی زبان کے ساتھ مقابلہ کیا۔ آپؓ ڈری اور گھبرائی نہیں بلکہ جرات اور ہمت سے دشمنوں کا سامنا کیا۔ یہ ماؤں کے لئے اور والدین کے لئے ایک خاص پہلو ہے کہ تربیت وہی کام آتی ہے جو بچپن میں کر دی جائے۔ اس کے بعد بچے کا مزاج اتنا پختہ ہو چکا ہوتا ہے کہ پھر تربیت کرنا اور بچے کا مزاج بدلنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ ایک سٹیج آتی ہے جب شخصیت Develop ہو کر پختہ ہو جاتی ہے اور 7,8 سال کی عمر تک ایک solid understanding یا پختہ مزاجی Develop ہو جاتی ہے اس کی مثال یوں ہے کہ

مٹی جب کچی ہوتی ہے تو کمہار اسے جس طرح کے برتن میں ڈھالنا چاہے ڈھال لیتا ہے۔ لیکن جب وہ پک جاتی ہے اور برتن بن جاتا ہے تو پھر وہ ٹوٹ تو سکتا ہے مگر ڈھل نہیں سکتا۔

بچپن میں ہماری شخصیت اور کردار اور ہماری تربیت اور مزاج کی کچی مٹی ہوتی ہے۔ ماں باپ کمہار کی مانند ہوتے ہیں وہ جس طرح ڈھالنا چاہیں گنجائش ہوتی ہے کہ ڈھال لیں اور اگر وہ وقت لاڈ میں برباد ہو جائے اور بچے جوان ہو جائیں اور بگڑ جائیں تو پھر مشکلات ہوتی ہیں اور شخصیت اور مزاج کو بدلنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

جب حضورﷺ نے قریش کو کوہِ صفاء پر جمع کیا اسلام کی اور توحید کی دعوت دینے کے لئے سیدہ کائنات کی عمر 4,3 سال تھی تو ان کو اٹھا کر حضورﷺ اس پہلے اجتماع میں کوہِ صفاء پر لے کر گئے

3۔شعب ابی طالب:

پھر سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی عمرِ مبارک 7,8 سال کی تھی نوعمری تھی، جب دوسری بہت بڑی مشکل آپ رضی اللہ عنہا کی حیات مبارکہ میں پیش آئی اور وہ شعب ابی طالب کی 3 سالہ قید تھی۔ 7 سے 10 سال کی عمرِ مبارک میں آپ نے 3 سال شعب ابی طالب، پہاڑوں کی گھاٹی میں تاجدارِ کائناتﷺ کے ساتھ اور اپنے خاندان کے ساتھ قید کاٹی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب سوشل بائیکاٹ کر دیا گیا تھا، حضورﷺ اور آپ کے پورے قبیلے اور خاندان کے خلاف اور کفار اور مشرکین قریش نے ایک معاہدہ لکھ کر حضورﷺ کے خلاف سوشل بائیکاٹ پر بنا کر کعبۃ اللہ میں نصب کر دیا تھا۔ اور کسی کو اجازت نہ تھی کہ کوئی لین دین اور ملاقات بھی کر سکے۔ 3 سال اُس گھاٹی میں آپ نے قید و بند کی مشکل گزاری اور سیدہ کائنات کی پرورش اس ماحول میں ہوئی۔

ایک اور بہت توجہ طلب بات یہ ہے کہ حضورﷺ آپؓ کو ہر موقع پر ساتھ رکھتے یہ تربیت کا ایک اور پہلو تھا۔ اپنے بچوں کو ، بیٹیوں کو اور بیٹوں کو ہر موقع پر بچپن سے ہی ساتھ رکھنا چاہئے، یہ تربیت کا ایک بنیادی حصہ ہے۔ ہم عموماً ایسا کرتے ہیں کہ جو دین سیکھنے کی جگہ ہے جہاں کچھ فیض، رُشد و ہدایت، تعلیم و تربیت یا کچھ خیرات نصیب ملنی ہوتی ہے، وہاں خود چلی جاتی ہیں لیکن اپنے بچوں کو ساتھ لانا ضروری نہیں سمجھتیں ۔ اگر بچہ کہہ دے کہ تھکا ہوا ہوں یا میں نہیں جانا چاہتا یا میرا ہوم ورک ہے یا میں نے کھیلنا ہے تو ہم بڑے آرام سے مان لیتی ہیں اور انہیں گھر چھوڑ کر پروگرام اٹینڈ کرنے آتی ہیں۔ دوسری طرف یہی اگر کسی فیملی فنکشن کی بات ہو یا کسی شادی پہ جانا ہو کسی کی سالگرہ کا ایونٹ ہو تو ہم مائیں اصرار کرتی ہیں کہ نہیں بیٹا آپ نے ضرور ساتھ آنا ہے اور پھر ہم ایسے ایونٹس کے لئے اپنے بچوں کی ڈریسنگ پر بہت خرچ کرتی ہیں اور نئے کپڑے اور میچنگ جیولری لے کر دیتی ہیں۔

یہ لمحہ فکریہ ہے۔ ہماری ترجیحات بدل گئی ہیں۔ ہم نے خود اپنے بچوں کو دین سے دور کر دیا ہے اور پھر رونا روتے ہیں کہ بچے قابو میں نہیں ہیں، ہمارا کہنا نہیں مانتے، ہمارا ادب نہیں کرتے۔

ہمیں اس بات پر توجہ دینی ہوگی کہ ہم اپنے بچوں کو ہر دینی پروگرام، میلاد پاک کی محافل، درودِ پاک کی محافل اور ایسی عظیم کانفرنسز میں اپنے ساتھ رکھیں تاکہ ان کے دلوں میں بچپن سے ہی دین کی محبت ڈال دی جائے۔اور بچپن سے ہی ان کے دل میں عشقِ رسولﷺ اور عشقِ اہلِ بیت پیدا ہو جائے۔

جیسے کہ واقعہ کوہ، صفا سے ثابت ہوتا ہے۔

4۔واقعہ کوہِ صفا:

سیدہ کائنات کی عمر مبارک 3 یا 4 سال تھی جب سورۃ الشُّعراء کی یہ آیت اتری:

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ.

(الاشعراء،۲۶:۲۱۴)

اور (اے حبیبِ مکرّم!) آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو (ہمارے عذاب سے) ڈرائیے۔

کہ سب سے پہلے دعوت اپنے قریبی رشتہ داروں کو دیں۔

اس سے ایک فلسفہ Develop ہوتا ہے کہ دعوت و تربیت کی ابتدا فیملی سے ہونی چاہئے۔ تو حکم ہوا کہ سب سے پہلے دعوت اپنے خاندان کو دیں تو جب حضورﷺ نے قریش کو کوہِ صفاء پر جمع کیا اسلام کی اور توحید کی دعوت دینے کے لئے سیدہ کائنات کی عمر 4,3 سال تھی تو ان کو اٹھا کر حضورﷺ اس پہلے اجتماع میں کوہِ صفاء پر لے کر گئے، آپ نے ان کو اٹھایا ہوا تھا حالانکہ آپ مخالفین سے خطاب کرنے جا رہے ہیں۔ خدا جانے ان کا ردِعمل کیا ہو، پہاڑ پر کھڑے ہو کر دعوت دینی ہے، مجمعِ عام ہے، 3، 4 سال کی بیٹی کو ساتھ لے جانے

کی تو ضرورت نہیں ہے؟ اور گھر پر سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنھا موجود ہیں، اس وقت وہ حیات تھیں۔ آپ ﷺ چاہتے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا کو گھر چھوڑ جاتے، مگر نہیں۔ کیونکہ اب اس عمر میں آ گئی تھیں کہ سنتی تھیں، سمجھتی تھیں، اس عمر میں کم از کم ایک Visual Impact ہوتا ہے، اُس Visualization سے پرسنیلٹی پر ایک سائیکلوجیکل اثر پڑتا ہے۔

تاجدارِ کائنات ﷺ نے اس موقع کو بھی ضائع نہیں کیا کیونکہ اس عمر میں جو بات نقش ہو جاتی ہے وہ ساری زندگی بھولتی نہیں۔ تو اُس اجتماع میں بھی سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیھا کو اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ اور آپ ﷺ ایک ایک کا نام لے کر فرما رہے تھے کہ اپنے آپ کو سنوار لو! تو سب کو متوجہ کرنے کے لئے پھر اس خطاب میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا کا بھی نام لیا۔

تو بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بچوں کو اس چھوٹی سی عمر سے ہی ہاتھ پکڑ کے تربیت کے لئے ساتھ لے کر چلنا چاہئے اور یہ بچپن کے لئے اور بچوں کے لئے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا کی سنت ہے اور بچوں کو تربیت دینے کے باب میں تاجدارِ کائنات ﷺ کی سنت ہے۔

اس واقعہ سے آپ اندازہ کریں کہ کس طرح آقا ﷺ ان کو اپنی قربت وصحبت میں رکھتے۔ تربیت قربت و صحبت سے ہوتی ہے۔

والدین بالعموم بچوں پر رعب ڈالنے کی طبیعت، مزاج اور رجحان رکھتے ہیں تاکہ بچے خوف زدہ رہیں۔ یہ خوف زدگی کا کوئی تصور اولاد کے لئے اسلام میں نہیں ہے۔ آقا ﷺ کی سنت یہ ہے کہ بچوں کو قربت اور صحبت میں رکھ کر اپنائیت دی جائے، اتنی شفقت اور پیار دیا جائے کہ اس پیار کے اندر ہی خوف ہو۔ محبت میں جو خوف ہے وہ دنیا کی کسی شے میں نہیں ہے تو بچوں کو قربت اور صحبت میں رکھیں اگر خوفزدگی کی کیفیت پیدا کریں گے تو بچے آپ سے دور ہو جائیں گے، فاصلہ ہو جائے گا۔ پھر آپ کے سامنے وہ ڈر کے مارے جھوٹ بولیں گے سچ بیان نہیں کریں گے، تاکہ ڈانٹ نہ پڑے، اس طرح بچے جھوٹ بولنا سیکھتے ہیں اور والدین سے ہر بات چھپاتے ہیں۔ اگر پیار، نرمی، شفقت اور قربت کے ماحول میں تربیت دیں گے تو بچے کی شخصیت میں دوہرا پن نہیں ہوگا اور ظاہر و باطن سب ایک کردار ہوگا۔

تو یہ حضور ﷺ کی تربیت کا عالم تھا اور ایک لمحہ بھی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا کو اپنے آپ سے جدا نہیں فرماتے تھے۔

5۔ غزوات میں شرکت

پھر تاجدار کائنات ﷺ ہر غزوہ میں آپ کو اپنے ساتھ رکھتے۔

غزوہ بدر میں بھی آپ حضور ﷺ کے ہمراہ تھیں، تو جب واپسی ہوئی تو اس دوران سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ، تاجدارِ کائنات ﷺ کی شہزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنھا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا کی بڑی بہن کا وصال ہو گیا تھا تو جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا غزوہ سے واپس لوٹیں تو سیدھی ان کی قبر پر گئیں اور رونے لگ گئیں۔ طبقات ابن سعد میں ہے کہ تاجدارِ کائنات ﷺ اپنا کپڑا مبارک لے کر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا کے آنسو پوچھ رہے تھے۔

6۔ حضور ﷺ کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا کی دوری گوارہ نہ تھی:

پھر ایک اور خوبصورت واقعہ جس سے پتا چلتا ہے کہ تاجدارِ کائنات ﷺ کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا سے تھوڑی سی بھی دوری گوارا نہیں تھی، جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا کی شادی ہوئی تو آقا علیہ الصلاۃ والسلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ علی ایک گھر کا مشورہ دیا تو سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ نے ایک الگ گھر لیا جو تاجدارِ کائنات ﷺ کے گھر مبارک سے تھوڑے سے فاصلے پر تھا، مگر تاجدارِ کائنات ﷺ کا اپنی شہزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا سے محبت کا عالم یہ تھا کہ اتنی سی دوری بھی گوارا نہ تھی۔ جب آپ ﷺ شادی کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا کے گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے اس بات کا اظہار کیا کہ گھر بہت دور لے لیا ہے تو پھر تاجدارِ کائنات ﷺ نے ان کو اپنے حجرہ

مبارک کے قریب منتقل کروالیا یہاں تک کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا کے گھر کا دروازہ بھی مسجد نبوی پاک میں کھلتا تھا۔

پھر تاجدارِ کائناتﷺ ہر روز نمازِ فجر کے بعد ان کے دروازے پر رکتے اور با آوازِ بلند فرماتے :الصلاۃ یا اھل البیتِ محمد، پھر سورۃ الاحزاب کی یہ آیتِ مبارکہ پڑھتے جو اہلِ بیتِ اطہار کی شان میں اتری جس نے ان کو چادرِ تطہیر عطا کی:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا. (الاحزاب،۳۳:۳۳)

بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) اہلِ بیت !تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک ونقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔

تو سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کا گھر آپﷺ کے قرب میں ہوگیا اور یہی آپ کی خوشی تھی کہ آپﷺ آتے جاتے سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کومل کر جاتے۔حسن وحسین کا پوچھتے اور اگر ان کے رونے کی آواز آتی تو گھر میں داخل ہو جاتے اور پوچھتے کہ میرا حسین کیوں رو رہا ہے؟

پھر جب تاجدارِ کائناتﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا کے گھر سے گزرتے تو چکی پیسنے کی آواز آتی تو آپﷺ دعا فرماتے کہ اے باری تعالیٰ فاطمہ کواس ریاضت وقناعت کا اجر دے اوراسے حالتِ فقر میں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرما۔

یہ پہلو خواتین کے لئے غور طلب ہے کہ سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کے پاس آپ کی باندی سیدہ فضہ رحمۃ اللہ علیہا بھی تھی لیکن آپ نے کبھی ان پر کام کا بوجھ نہیں ڈالا، ہر کام برابر تقسیم کیا ہوا تھا اور محنت ومشقت والا کام وہ خود کیا کرتی تھیں۔

آج حال یہ ہے کہ ملازموں پر اتنا بوجھ ڈال دیتے ہیں کہ جس کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ خواتین گھر کے سارے کام ملازموں سے کرواتی ہیں یہاں تک کہ اپنے بچوں کی ذمہ داری بھی ان پر چھوڑ دیتی ہیں اور ایک گلاس پانی تک خود لانا گوارا نہیں کرتیں یہ سیدہ کائینات سلام اللہ علیہا کی سنت نہیں ہے وہ تو سراپا رحم دل اور انسانیت کا درد رکھنے والی تھیں۔

بچوں کو اس چھوٹی سی عمر سے ہی ہاتھ پکڑ کے تربیت کے لئے ساتھ لے کر چلنا چاہئے اور یہ بچپن کے لئے اور بچوں کے لئے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی سنت ہے اور بچوں کو تربیت دینے کے باب میں تاجدارِ کائناتﷺ کی سنت ہے۔

آپ کو ہر ایک کے حقوق کا خیال ہوتا۔آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کی حیاتِ مبارکہ کے ہر ہر گوشے کو، ہر ہر پہلو کو پڑھیں اور اُس پر عمل کریں اور اُس کو اپنی زندگیوں میں ڈھالیں کیوں کہ عورت کی عظمت، سیرتِ سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کی پیروی اور اتباع میں ہے۔

7۔سیدہ کائنات کا اسوۃ عورت کے لئے ایک کامل نمونہ حیات ہے:

1۔ اگر کسی نے عبادت گزاری اور پرہیز گاری کا کمال دیکھنا ہوتو سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کو دیکھے۔

2۔ کسی نے صبر، توکل اور مصائب وآلام میں بھی شکر گزاری کا کمال دیکھنا ہوتو سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کو دیکھے۔

3۔ کسی نے استقامت اور شجاعت کا کمال دیکھنا ہوتو سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کو دیکھے۔

4۔ کسی نے زہد و وراء اور تقویٰ کا کمال دیکھنا ہوتو سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کو دیکھے۔

5۔ کسی نے غریب پروری اور سخاوت کا کمال دیکھنا ہوتو سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کو دیکھے۔

6۔ کسی نے علم ومعرفت اور شعور و آگہی کا کمال دیکھنا ہوتو سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کو دیکھے۔

7۔ کسی نے آغوشِ مادر کا کمال دیکھنا ہوتو سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کو دیکھے۔

8۔ اگر کوئی یہ دیکھنا چاہے کہ عورت کا مرتبہ کامل کیا ہو

سکتا ہے تو وہ سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کو دیکھے۔

9۔ کسی نے قربتِ مصطفیٰ ﷺ کا کمال دیکھنا ہو تو بھی سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کو دیکھے، کیونکہ ان سے بڑھ کر پھر کوئی قریبِ مصطفیٰ ﷺ ہوا ہی نہیں۔

اسی لئے تاجدارِ کائنات نے فرمایا: فاطمۃ بَضعَۃٌ مِنّی، اس کی شرح شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری یوں کرتے ہیں:

کہ تاجدارِ کائنات ﷺ نے فرمایا فاطمہ میری روح ہے۔

وہ چلتی ہے تو اس کا چلنا میری طرح کا ہے۔ وہ جب بولتی ہے تو اس کا گفتگو کرنا میری طرح کا ہے۔ وہ جب کلام کرتی ہے تو اس کا شعور و معرفت میری طرح کی ہے۔

وہ جب سیرت و کردار اور تقویٰ کا اظہار کرتی ہے اور جرات و شجاعت کا اظہار کرتی ہے اور استغناء کا اظہار کرتی ہے تو دیکھنے میں فاطمہ ہے مگر اپنے باطن میں وہ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی روح ہے۔

یہ وہ کلی ہے کہ جس کی خوشبو کو سجدہ کرتی ہیں خود بہاریں
یہ وہ ستارہ ہے جس سے روشن ہیں آسمانوں کی راہ گزاریں
یہ وہ سحر ہے کہ جس کی کرنیں بھی ہیں امامت کی آبشاریں
یہ وہ گہر ہے کہ جس کا صدقہ فلک سے آ کر ملک اتاریں
یہ وہ ندی ہے جو آدمیت کی مملکت میں رواں ہوئی ہے
یہ وہ شجر ہے کہ جس کی چھاؤں میں خود شرافت جواں ہوئی ہے

حیا کی پیکر وفا کی آیت — حجاب کی سلسبیل زہرا
کہیں ہے معصومیت کا ساحل — کہیں شرافت کی جھیل زہرا
جہانِ موجود میں بنی ہے — وجودِ حق کی دلیل زہرا
زمانے بھر کی عدالتوں میں — نساء کی پہلی وکیل زہرا

8۔ سیرت فاطمۃ الزاہرہؓ اور ویمن امپاورمنٹ

آج سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کی سیرتِ مبارکہ سے اکیسویں صدی کی عورت جو Women Empowerment کے نام پر چوکوں چوراہوں میں وجہِ مزاح بنتی ہے اس کو یہ پیغام ملتا ہے کہ حقیقی Women Empowerment یہ ہے کہ سید فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا عِصمت و حیا کا پیکر بھی ہیں، شب بیدار بھی ہیں، اولاد کی تربیت بھی باکمال کی، خدمتِ دین میں اپنے عظیم والدِ گرامی کی پیروکار بھی رہیں، باپردہ اور باحجاب بھی رہیں، اعلیٰ اخلاق سے مزین بھی رہیں، اپنے دین اپنے پردے اور اپنے کردار پر سمجھوتہ کیے بغیر عظیم عورت ایسی عظیم مثال قائم کی کہ 14سو سال گزرنے کے بعد بھی مرد ہو یا عورت ڈیڑھ ارب مسلمانوں میں ہر کوئی صبح و شام یا زہراء یا زہراء کرتا ہے۔

اور حقیقی Women Empowerment یہ ہے کہ عورت کی عِصمت و کردار اور عظمت کا اعتراف عورت تو عورت ہر دور کا مرد بھی کرے اور جب اُس کا نام لیا جائے تو اُس دور کے ہر مرد کی نگاہ ادب و حیا سے جھک جائے۔

Women Empowerment یہ نہیں کہ عالمِ مغرب کی پیروی میں عورت اپنی ذمہ داریوں کو فراموش کردے بلکہ حقیقی Women Empowerment یہ ہے کہ اگر تم ماں ہو تو:

اس کی آغوشِ تربیت سے کوئی سلطان العارفین سلطان باہوؒ، خواجہ نظام الدین اولیاء کوئی سلطان صلاح الدین ایوبیؒ، محمد بن قاسمؒ، امام غزالیؒ، شیخ عبد القادر جیلانیؒ اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری بن کر نکلے۔

اِن آئمہ امت کی بارگاہ میں لوگ بعد میں سلام عرض کریں گے پہلے اُن ماؤں کی خدمت میں سلام عرض کرنے پہنچیں گے جن کی آغوشِ تربیت نے امت کو ایسے امام دیئے۔

یہ وہ Women Empowerment ہوگی کہ جسے انسانیت رہتی دنیا تک یاد رکھے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر لطف و کرم فرمائے اور ہمیں سیدہ کائنات سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے نقشِ قدم پر چلنے کی اور ان کی سیرتِ مبارکہ کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہم سب کو سیدہ کائینات سلام اللہ علیہا کی چادرِ تطہیر کا سایہ نصیب فرمائے۔

☆☆☆☆☆

"ہر نئی نسل پہلوں سے بہتر ہوا کرتی ہے" حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ

نئی نسل کی صلاحیتوں کو کیسے نکھارا جائے

خیر اور شر میں تفریق کیلئے کثرتِ مطالعہ نسخۂ کیمیا ہے

پروفیسر حلیمہ سعدیہ

"نئی نسل کی صلاحیتوں کو کیسے نکھارا جائے" بجا طور پر یہ ہماری عقل و دانش کا امتحان ہے۔ کیونکہ جس دور میں ہم جی رہے ہیں وہ سائنسی تحقیق کے ان گنت اور بیش بہا کرشمات سے یوں مزین ہے کہ ہمارے علاوہ ہماری نسلِ نو بھی ان سے از حد فیض یاب ہورہی ہے اور تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ نسلِ نو ان سائنسی کرشمات سے استفادہ کے ساتھ کسی حد تک منفی اثرات کا شکار بھی ہے۔

حضرت علی کا فرمانِ عالی شان ہے کہ "ہر نئی نسل پہلوں سے بہتر ہوا کرتی ہے"۔ اِس امر کے اعتراف میں کوئی قباحت نہیں کہ عصرِ حاضر کی نسلِ نو بے حد ذہین ہے اور فطانت کی وہ اوجِ سلیم جو ہمارے گمان میں نہ تھی وہ ان ہونہاروں کو میسر ہے۔ اسی لیے ان کی شخصیت کی تربیت و پرداخت اور ان کی تفریحِ طبع کو کسی معیار کے تابع کر پانا ایسا آسان نہیں جیسا کہ کبھی ہمارے آباء کو میسر تھا۔ حضرت اقبال فرماتے ہیں:

آئینِ نو سے ڈرنا، طرزِ کہن پہ اڑنا
منزلِ کٹھن یہی ہے قوموں کی زندگی میں

ادب کا فروغ نسلِ نو کی صلاحیتوں کو ابھارنے کا موثر ذریعہ ہے

امرِ یقینی ہے کہ اگر ہم نسلِ نو کی صلاحیتوں کو نکھارنا چاہتے ہیں تو اس خلیج کو کم کرنا ہوگا جو دانستہ یا نادانستہ طور پر ہمارے اور نسل نو کے درمیان حائل ہے۔ مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خلیج کے اسباب میں سب سے نمایاں سبب جدید آلات کے استعمال سے وہ ناآشنائی ہے جو ہمیں نسل نو کے جدید رجحانات سے دور رکھتی ہے۔ ایک جانب انٹرنیٹ کے

سوشل میڈیا کے اس طاقت ور ذریعہ کو نسلِ نو کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے استعمال کیا جائے

بڑھتے ہوئے استعمال نے ہمارے ہونہاروں کو ہر قسم کے علم تک ایسی رسائی فراہم کردی ہے کہ جو خیر و شر کی تمام سرحدوں کو عبور کرتی محسوس ہوتی ہے۔ قابل غور امر یہ ہے کہ اگر ہم اس بگاڑ کو دیکھتے ہوئے بوکھلاہٹ کا شکار ہوکر جدید آلات کے استعمال پر پابندی لگانے کی کوشش کریں گے تو سوائے ناکامی کے کوئی نتیجہ اخذ نہ ہوگا۔ لیکن دوسری جانب اگر ہم عصر حاضر کے نوجوانوں میں ایسا ذوق پیدا کردیں کہ وہ خود خیر اور شر کے پیمانوں میں اپنے لیے مثبت فیصلے کرسکیں اور جدید سہولیات اور انٹرنیٹ کے استعمال کو انفرادی اور قومی ترقی کا ضامن بنالیں تو خاطر خواہ نتائج مرتب ہوں گے۔

غلطیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ تم کوشش کر رہے ہو

مذکورہ نتائج کے حصول کے لیے اگر لائحہ عمل بنایا جائے تو سرِ فہرست ''مطالعہ'' کی عادت کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ بین الاقوامی سطح پر دیکھا جاتا ہے کہ ترقی یافتہ اقوام کے مثبت رجحانات میں نمایاں ترین رجحان کثرتِ مطالعہ ہوتا ہے۔ یوں ہم جیسے ترقی پذیر ممالک میں اگر نسل نو کی صلاحیتوں کو ابھارنے کا سوال سامنے آئے تو مطالعہ کی مفید عادت کا فروغ اس کی پہلی کڑی ہونی چاہئے اور اگلا مرحلہ مفید کتب کی اشاعت ہے۔ یہاں یہ امر قابل توجہ ہے کہ عصر حاضر کے جدید رجحانات کے مطابق نسلِ نو کی شخصی تعمیر کے لیے پرنٹ میڈیا کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا پر بھی دسترس حاصل کرنا ضروری ہے۔

گفتگو کا وہ ہنر جو کبھی ادنیٰ و اعلیٰ کی پہچان ہوا کرتا تھا اب ''گلوبل ویلج'' کے نعرہ مستانہ میں اس طرح ضم ہوتا جارہا ہے کہ زبان و ادب کی وہ شیرینی، نفاست اور سحر انگیزی جو ماضی کا خاصہ تھی، اب خال ہی نظر آتی ہے۔

ادب کا فروغ نسلِ نو کی صلاحیتوں کو ابھارنے کا موثر ذریعہ ہے۔ بلاشبہ ادب نئی نسل کی سوچ کو مثبت زاویے عطا کرنے اور ان کے مزاج کو پرامن اور صلح جُو بنانے میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔

علاوہ ازیں فنونِ لطیفہ کے دیگر شعبہ جات سے منسلک ہنرمندوں کی تعمیری سوچ بھی نئی نسل کی صلاحیتوں کو نکھارنے میں اہم کردار ادا کرسکتی ہے اور ان فنی صلاحیتوں کو اگر تعلیمی نصاب کی صورت میں پیش کرکے فرزندانِ شوق کو اپنے ہنر کو تابش کرنے کا موقع دیا جائے تو بہتری کی امید ہے۔

عصر حاضر کے جدید رجحانات کے مطابق نسلِ نو کی شخصی تعمیر کے لیے پرنٹ میڈیا کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا پر بھی دسترس حاصل کرنا ضروری ہے

ترقی یافتہ اقوام کے مثبت رجحانات میں نمایاں ترین رجحان کثرتِ مطالعہ ہوتا ہے

بغور مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ دورِ حاضر کا نوجوان تفریحِ طبع کے لیے سب سے زیادہ سوشل میڈیا کو استعمال کرتا ہے۔ آج کے سوشل میڈیا پر غائرانہ نگاہ ڈالیں تو یہ تین ادوار میں تقسیم معلوم ہوتا ہے۔

پہلا دور 2008ء سے 2012ء تک، دوسرا 2012 سے 2018ء تک اور تیسرا 2018ء سے آج تک۔ آیئے اور دیکھئے کہ 2008ء میں جب فیس بک پاکستان میں متعارف ہوئی ہے تو آج کی نسبت اس وقت اس کی رفتار اور استعمال کے اعداد و شمار بہت کم نظر آتے ہیں۔ اُس وقت 2G کا زمانہ تھا۔ پھر 2012ء کے بعد انقلابی قدم کے طور پر تھری جی کے آنے سے انٹرنیٹ میں آنے والی تیزی نے ہمارے نوجوانوں کو معلومات کے ایک سیلاب کے سامنے لا کھڑا کیا اور پھر 19-2018ء میں جب فور جی متعارف ہوگیا تو یہ سیلِ رواں اس بات کا تقاضا کرنے لگا ہے کہ سوشل میڈیا کے اس طاقت ور ذریعہ کو نسلِ نو کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے استعمال کیا جائے۔

لہذا شائع ہونے والی کتب ہی کی مانند، ویب سائٹس پر متعارف ہوتے ہوئے ''بلاگ'' اور ان کے لکھاری اس میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں اور یوں مہینوں، دنوں اور گھنٹوں کی بجائے چند منٹوں میں ہم نوجوانوں کی راہنمائی اور اصلاح کا فریضہ سرانجام دے سکتے ہیں۔ انسٹا گرام، ٹوئٹر، یوٹیوب ان سب ذرائع کے استعمال کو مثبت بنانے کی اشد ضرورت ہے تاکہ ہمارا آج کا نوجوان کسی ایسی سوچ کو اختیار نہ کرے جو اس کی پوشیدہ صلاحیتوں کے مثبت اظہار میں رکاوٹ بن جائے۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ نسلِ نو کی صلاحیتیں نکھر سکیں تو لازم ہے کہ ان کے لیے معیاری ادب کی فراہمی کے ساتھ کتب تک رسائی بھی ممکن بنائی جائے

حالیہ دور سے ہی ایک مثال پیشِ خدمت ہے۔

ایک نوجوان مزاح پر مبنی ایک یوٹیوب چینل چلارہا ہے۔ مزاح کے مذکورہ انداز کو عرفِ عام میں ''پرینک'' کہا جارہا ہے۔

اعداد و شمار کے مطابق اس کم عمر جوان کے چینل کے سبکرائبرز 103 ملین ہیں یعنی تقریباً 14لاکھ اور ان میں زیادہ تر افراد کی عمریں 16 سے 19 سال ہیں۔ اگر یہی ذریعہ کسی تربیتی و اخلاقی معیار کے مطابق نوجوانوں کی صلاحیتوں کو مثبت نکھار دے اور اُن کی فنی صلاحیتوں کے فروغ میں مددگار معلومات فراہم کرے تو کس قدر سرعت کے ساتھ معاشرتی اصلاح اور معاشی مسائل پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ اگر اس جانب توجہ نہ کی گئی تو مذاق کی وہ صورتیں جو قیمتی جانوں کے نقصان کا باعث بنتی ہیں موجود رہیں گی۔

کیوں نہ اس نسل نو کو ہم ولوگس دیں۔ بک ریویوز کی طرف لے کر جائیں، باہمی مذاکراتی نشستوں کے ذریعے ان کو تکنیکی صلاحیتوں کے فروغ کی جانب لے کر جائیں۔ اکبر الہ آبادی نے کہا:

وہ باتیں جن سے قومیں ہورہی ہیں نامور سیکھو
اٹھو تہذیب سیکھو، صنعتیں سیکھو، ہنر سیکھو
بڑھاؤ تجربے اطرافِ دنیا میں، سفر سیکھو
خواصِ خشک و تر سیکھو، علومِ بحر و بَر سیکھو

عصر حاضر کا ایک المیہ یہ ہے کہ اس عہد کے نوجوان کو امتحانی نتائج میں نمبروں کی دوڑ نے ایسا الجھا دیا ہے کہ اچھا خاصہ ڈگری یافتہ جوان مخصوص شعبہ کے علاوہ دیگر شعبہ ہائے زندگی کی کوئی مہارت نہیں رکھتا۔ اخلاقیات کے وہ درس جو ہم نصابی سرگرمیوں کا خاصہ ہوا کرتے تھے اب ہمارے تعلیمی نظام میں مفقود ہوتے جارہے ہیں۔

ہنسنے اور رونے کی وہ تمیز جو انسان کو اشرف المخلوقات کے درجے پر فائز کرتی ہے، اقبال کہ وہ نِگہ بلند جو مردِ مومن کی شان اور میرِ کارواں کا رختِ سفر ہے، اب سائنٹفک نوٹس اور رٹا سسٹم کی بھینٹ چڑھ رہی ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ نسلِ نو کی صلاحیتیں نکھر سکیں تو لازم ہے کہ ان کے لیے معیاری ادب کی فراہمی کے ساتھ کتب تک رسائی بھی ممکن بنائی جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اپنے تعلیمی اخراجات سے پریشان حال نوجوان مہنگی کتب کو محض حسرت سے دیکھتا ہی رہ جائے۔ متوازن شخصی تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ نصابی و ہم نصابی سرگرمیوں کو جدید تقاضوں کے مطابق ترتیب دیا جائے اور ہم نسل نو کی ذہانت و فطانت کو محض میڈیکل یا انجینئرنگ کے شعبہ جات تک محدود کرکے ان پر ظلم کرنے کے مرتکب نہ ہوں۔ کہ حضرتِ اقبال کیا خوب کہہ گئے:

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے اُن کو اپنی منزل آسمانوں میں
نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

☆☆☆☆☆

شائع ہونے والی کتب ہی کی مانند، ویب سائٹس پر متعارف ہوتے ہوئے ''بلاگ'' اور ان کے لکھاری اس میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں اور یوں مہینوں، دنوں اور گھنٹوں کی بجائے چند منٹوں میں ہم نوجوانوں کی راہنمائی اور اصلاح کا فریضہ سرانجام دے سکتے ہیں

آثارِ قلم

توسل واستغاثہ کی شرعی حیثیت

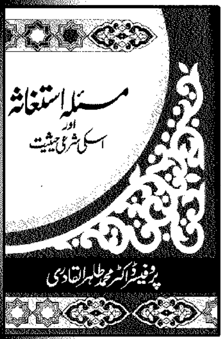

دکھ اور تکلیف میں کسی سے مدد مانگنے کو استغاثہ کہتے ہیں

استغاثہ کی دو اقسام ہیں، استغاثہ بالقول، استغاثہ بالعمل

ڈاکٹر فرخ سہیل

عصر حاضر میں ہاں ایک طرف علم میں ترقی ہوتی رہیں اس ترقی کے ساتھ بہت سے ابہامات نے بھی لوگوں کے ذہنوں میں جگہ بنالی۔ اسلامی تعلیمات میں خصوصاً دیکھا جائے تو ہر طبقہ فکر نے اپنے نظریات کے فروغ میں دوسرے طبقہ فکر کے نظریات کو ابہام کا شکار کیا۔ ایسا ہی ایک مسئلہ اولیاء و صالحین کے توسل و استغاثہ سے متعلق ہے۔ بعض اولیاء و صالحین کا توسل پیش کرنا جائز ہے یا نہیں یہ بحث ماضی میں علماء کی بحث کا موضوع رہی ہے۔ زیرنظر کتاب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اس مسئلہ پر ابہامات کا بہت مدلل انداز میں ازالہ کیا ہے۔

قرآن مجید کی تعلیمات کی روشنی میں استغاثہ کے جواز اور عدم جواز کا تعین علمی و تحقیقی بنیادوں پر کیا ہے۔ سب سے پہلے مصنف نے لفظ استغاثہ کی لغوی تحقیق بیان کی ہے کہ استغاثہ کا مادہ اشتقاق ’’غ، و، ث، ہے جس کا معنی مدد کے ہیں۔ یعنی مدد طلب کرنا۔ لفظ استغاثہ کے استعمال کو قرآن مجید سے پیش کیا ہے، مختلف سورتوں کی آیات کے حوالے جات سے استغاثہ کی وضاحت کی گئی ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب استغاثہ کی اقسام بیان کرتے ہیں جیسا کہ وہ لکھتے ہیں۔ استغاثہ کی دوصورتیں ہوسکتی ہیں:

۱۔ استغاثہ بالقول　　　۲۔ استغاثہ بالعمل

استغاثہ بالقول کی وضاحت میں سورۃ الاعراف کی آیت نمبر۱۶۰ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان سے پانی کا استغاثہ کیا۔

اسی طرح استغاثہ بالقول کی وضاحت میں بھی سورہ یوسف کی آیت نمبر۹۳ کا حوالہ دیتے ہوئے وضاحت کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت کے برگزیدہ پیغمبر سیدنا یعقوب علیہ السلام کا عمل مبارک جس سے ان کی بینائی لوٹ آئی۔ عملی طور پر حضرت یوسفؑ کی قمیض کا استغاثہ ہے۔

اسی طرح اس کتاب میں استغاثہ اور توسل کے باہمی ربط پر بھی بات کی گئی ہے کہ جب فعل کی نسبت مدد طلب کرنے والے کی طرف جائے تو اس کا یہ عمل استغاثہ کہلائے گا اور جس سے مدد طلب کی جارہی ہو تو اس کی حیثیت وسیلہ و ذریعہ کہلائے گا۔ اس کے بعد استغاثہ اور دعا کے بنیادی فرق کی وضاحت میں لکھتے ہیں کہ

دکھ اور تکلیف میں کسی سے مدد طلب کرنا استغاثہ کہلاتا ہے جبکہ مطلقاً پکارنا دعا ہے۔ اس کے بعد لفظ دعا کے مختلف قرآنی مستعمل الفاظ کا ذکر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب میں دعا کی خود ساختہ تقسیم پر بات کی ہے۔ جیسا کہ لکھتے ہیں کہ کچھ لوگ استغاثہ کو شرک قرار دینے کے لیے اسے دعا کا مفہوم دیتے ہیں اور پھر دعا کی دو خود ساختہ قسمیں کردی جاتی ہیں جیسا کہ

۱۔ دعائے عبادت　　　۲۔ دعائے سوال

لکھتے ہیں کہ عبادت تو صرف اللہ رب العزت ہی کی روا ہے لہذا اس معنی کی رو سے غیراللہ سے کی جانے والی دعا کو عبادت قرار دیتے ہوئے اسے شرک کا موجب قرار پاتی ہے۔ اور جب کوئی کسی سے سوال کرتا ہے یا کسی کو مشکل کشا مانتا ہے اس پر اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ مشکل کشا کی ذات چونکہ صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ لہذا سوال بھی فقط اسی سے کیا جاسکتا ہے اور جو اللہ کے علاوہ کسی سے سوال کرے تو وہ شرک ہے تو اس کے جواب میں ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ اگر دعائے سوال کو بھی دعائے عبادت میں داخل کرتے ہوئے جب ایک ہی مفہوم لیا جائے تو پھر اس تقسیم کی افادیت ضائع ہوجاتی ہے۔ اور اس بات کو رد کرنے کے لیے سجدہ عبادت اور سجدہ تعظیم کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

سجدہ تعظیم کو سجدہ عبادت میں شامل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اگر کوئی انسان کسی بندے کے سامنے عبادت کی نیت سے سجدہ کرے تو وہ ارتکاب شرک کرتا ہے اگر محض تعظیم کی خاطر سجدہ کرے یہ شرک قرار نہیں پائے گا۔

اسی طرح دعا کو ہر جگہ عبادت کے معنی میں شامل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ایسی صورت میں تو پورا معاشرہ ہی شرک کی دلدل میں دھنس جائے گا۔ لہذا دعائے عبادت اور دعائے سوال دو الگ الگ مفہوم میں آتی ہیں۔

کتاب کے دوسرے باب میں سنت رسولؐ سے استغاثہ کرنے کی وضاحت پیش کی گئی ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام عبد میں بارہا مومنین کو آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر۲ میں اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

نبی اکرمﷺ سے استغاثہ کرنا اسی طرح جائز ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام سے ایک قبطی نے کسی ظالم کے خلاف استغاثہ کیا تو آپ نے اس کی مدد فرمائی۔ اسی طرح قرآن مجید میں بہت سے دیگر مقامات پر گزشتہ امتوں کے مومنین کا اپنے انبیاء و صالحین امت سے استغاثہ کرنے کا بیان آیا ہے۔ جیسا کہ صحیح البخاری کی کتاب الزکوٰۃ ۱:۱۹۹ میں مذکور ہے کہ

لوگ آدم علیہ السلام سے استغاثہ کریں گے پھر موسیٰ علیہ السلام سے اور آخر میں تاجدار انبیاء محمدﷺ سے۔

احادیث میں بہت سے مقامات پر اس بات کا تذکرہ پایا جاتا ہے کہ صحابہ کرام خاتم النبیین سے استغاثہ و استمداد کرتے تھے اور اس ضمن میں ڈاکٹر صاحب صحابہ کرام کی چند مثالیں بھی پیش کرتے ہیں۔

باب سوم میں بعد از ممات استغاثہ کا جواز پیش کیا گیا ہے۔ اکثر لوگوں میں یہ گمان پایا جاتا ہے کہ قرآن و سنت کے احکام اور عمل صحابہ سے تو ایک دوسرے سے مدد مانگنا تو جائز ٹھہرتا ہے مگر موت کے بعد تو بندہ اپنے بدن پر قادر نہیں رہتا۔ تب اس سے کس طرح مدد مانگی جاسکتی ہے اور اگر کوئی مردے سے مدد مانگے تو یہ شرک ٹھہرے گا۔

ڈاکٹر صاحب اس نظریے کو یوں رد کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اہل برزخ کی حیات کا ذکر کرتا ہے۔ جیسا کہ حیات شہداء کے بارے میں تو کسی کو اعتراض نہیں اور جس نبی کے ادنیٰ امتی مرتبہ شہادت پاکر قیامت تک کے لیے زندہ ہیں اور ان کو اللہ تبارک تعالیٰ کی طرف سے رزق بھی بہم پہنچایا جاتا ہے تو اس نبی کریم کی اپنی حیات برزخی کا کیا بے مثال عالم ہوگا۔

لہذا اگر طلبِ شفاعت، استغاثہ اور توسل کفر و شرک ہوتا تو پھر حیات برزخی میں شہدا کو بہم رزق پہنچایا جانا بھی (نعوذ باللہ من ذلک) شرک میں سے ہوگا۔

المختصر یہ کہ مسلمان ہمیشہ انبیاء و اولیاء سے استغاثہ کے دوران یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ وہ اللہ کے حضور سفارش اور دعا کرکے ہماری حاجت روائی کردیں اور یہی جمیع امت مسلمہ کا عقیدہ ہے۔ لہذا صحابہ کرامؓ کا استغاثہ جواباً حضورﷺ کا عمل اور اللہ تعالیٰ کا اس عمل پر منع نہ فرمانا ثابت کرتا ہے کہ استغاثہ نہ صرف جائز ہے بلکہ سنت صحابہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول و منظور ہے۔

☆☆☆☆☆

یاجوج موجوج کی حقیقت

اسلام اور جدید سائنس کی روشنی میں ایک تحقیق

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کی منفرد تصنیف پر تبصرہ و تعارف

ہادیہ ثاقب ہاشمی

مصنف کا تعارف:

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری ایک سیاسی مفکر، معیشت دان، ماہر تعلیم، عظیم دینی سکالر اور فلسفی ہیں۔ آپ ایک عظیم علمی و دینی اور روحانی خانوادے کے چشمو چراغ ہیں، جنہوں نے علمی و ادبی اور روحانی صلاحیت اپنے جدِ امجد فریدِ ملت حضرت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کے ورثہ سے اور اپنے والد گرامی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی شبانہ روز تربیت وتوجہ حاصل کی ہے۔

ڈاکٹر حسین قادری نے آسٹریلیا کی معروف یونی ورسٹی Victoria University, Melbourne سے درج ذیل موضوع پر اپنی PHD مکمل کی ہے:

An Analysis of Trade Flows Among ECO Member Countries and Potential for a Free Trade Area.

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری ۳۰ سے زائد کتب کے مصنف اور ۱۰۰ سے زائد تحقیق مقالات کے مصنف ہیں۔ آپ منہاج القرآن انٹرنیشنل کے مرکزی صدر اور ملک پاکستان کے عظیم تعلیمی ادارے، منہاج یونیورسٹی لاہور (چاٹرڈ)، کے بورڈ آف گرنر کے ڈپٹی چیئر مین ہیں۔ آپ منہاج ایجوکیشن سٹی کے بھی سربراہ ہیں جس کے تحت ملک بھر میں ۶۵۰ سے زائد اسکولز اور کالجز نسلِ نو کی تربیت اور علم کا نور عام کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ اس کے علاوہ آپ المواخات اسلامک مائیکرو فائنانس اور منہاج حلال سرٹیفکیشن بیورو کے بھی خالق ہیں۔ آپ School of Economics and Finance کے ایسوسی ایٹس پروفیسر کے طور پر بھی اپنی زمہ داری نبھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ University of Melbourne کے اعزازی ممبر (Honorary Fellow) بھی ہیں۔

خلاصہ کتاب:

اس وقت زیرِ بحث کتاب کا عنوان ہے "کرّہِ ارضی سے انسانی ہجرت اور یاجوج ماجوج کی حقیقت (اسلام اور جدید سائنس کی روشنی میں تحقیق مطالعہ)".

یاجوج ماجوج کی رہائی سے متعلق طبقۂ علماء اور عوام الناس میں بہت سے تصورات پائے جاتے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ یاجوج ماجوج کی قوم کون ہے؟ یاجوج ماجوج کب رہا ہوں گے؟ کیا یاجوج ماجوج اسی کرّہِ ارضی پر قید ہیں یا کسی دوسرے سیارے پر۔ ان تمام سوالات کا جواب اس کتاب کے اندر دلائل کی روشنی میں تفصیلا بیان کیا گیا ہے۔

عموما مذہبی طبقات میں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ وہ پہلے سائنس کی طرف دیکھتے ہیں کہ اگر سائنس کچھ ثابت کر لے تو پھر اسے اپنی دینی کتب یعنی قرآن و حدیث اور اسلامی تعلیمات کے ذخیرہ میں تلاش کرتے ہیں اور جب وہ اس

قرآن مجید میں تدبر وتفکر کی دعوت اصل میں انسان کو ان معاملات پر سوچنے اور ان کی تفہیم کے حصول پر ابھارتی ہے۔ کیونکہ ان رازوں پر آگہی سے قرآن کریم کی عظمت اور اللہ تعالیٰ کی کبریائی پر مہرِ صداقت ثبت ہوتی ہے

حقیقت تک رسائی پا لیتے ہیں تو یہ امر ان کے اطمینان قلب کا باعث بنتا ہے اور پھر وہ اسے تشکرِ الٰہی کا ذریعہ بناتے ہیں۔ اس عمومی رجحان سے ہٹ کر یہ مذہبی طبقات کوشش نہیں کرتے کہ قرآن و حدیث کا مطالعہ اس زاویہ نگاہ سے کریں کہ اس میں بیان کردہ مخفی علوم، اسرار اور مستقبل میں رونما ہونے والے واقعات کو پہلے ہی بیان کردیں اور سائنس بعد ازاں ان کی تصدیق کرتی رہے۔ اس زاویہ نگاہ سےقرآن و حدیث اور اسلامی ذخیرہ علم کا مطالعہ نہ ہونا ہمارے ہاں مذہبی طبقات کی دنیاوی و دینی علوم میں بیک وقت دسترس اور مہارت نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔

زیرِنظر کتاب میں مصنف نے کوشش کی ہے کہ ان سوالات کے جوابات تلاش کیے جائے جن پر عموما ہمارے علماء اور مذہبی طبقات اس خیال سے خاموش ہو جاتے ہیں کہ اگر کل کو یعنی مستقبل میں سائنس نے ان کی کہی ہوئی بات کے برعکس کچھ جان لیا تو ان کی قدر و قیمت میں کمی واقع ہو گی اور انکی بات کا وزن بھی نہیں رہے گا۔ اور دوسری طرف سائنسدان اس لیے خاموشی اختیار کرتے ہیں کہ وہ کسی بات کو اس وقت تک تسلیم نہیں کرتے جب تک کہ اپنے سر کی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ نہ کر لیں۔

قرآن مجید میں بیشتر مقامات پر سات آسمانوں اور ان کی مثال زمین (الارض) کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہاں الارض سے کیا مراد ہے اور سات آسمانوں کے ساتھ صرف واحد لفظ الارض میں کیا حکمت پوشیدہ ہے۔ مصنف کے نزدیک خلا میں کرہ ارض (زمین) کے علاوہ انسانی ہجرت کے نتیجے میں دیگر سیارے بھی آباد ہو جائے تو ان سیاروں پر آباد انسانی زندگی اور ان سے متعلقہ مسائل بھی الارض کے زمرے میں داخل ہوں گے۔ اور ان سب پر ابھی قوانین اور معاملات کا اطلاق ہو گا جو اہل زمین یعنی وہ لوگ جو اس کرہ ارض پر آباد ہیں پر ہوتا ہے گزشتہ صدی میں انسان نے باقاعدہ طور پر Human Migration to space کے لئے کوششوں کا آغاز کر دیا ہے۔

اسی سوال کی طرح بیسویں صدی کے اختتام اور اکیسویں صدی کے آغاز میں کائنات سے متعلق کئی امور محققین اور سائنسدانوں کے ہاں زیر بحث رہے۔

زیرِنظر کتاب میں انہی مسائل سے متعلق دیگر بے شمار سوالات کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے ان سوالات کے جواب کی تلاش میں قرآن و حدیث، دیگر مذاہب کی کتب اور سپیس سائنسز (Space Sciences) کے حوالے سے دستیاب کتب کا دقیق نظری سے جائزہ لیا گیا ہے۔

کتاب ہذا کل سات ابواب پر مشتمل ہے ذیل میں ان کا خاکہ مختصراً بیان کیا گیا ہے۔

باب اول "سائنس کا ارتقاء "میں سائنس کا معنی ومفہوم، سائنس اور مذہب کا تعلق ان میں موافقت و مغایرت، قرآنی آیات سے سائنسی امثلہ کا بیان، مسلمان سائنسدانوں کی ایجادات اورعلم کے تمام میدانوں میں انکی خدمات، ان تمام موضوعات پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

باب دوم "سات آسمان اور ان کی مثل زمین"میں لفظ الاسماء اور الارض پر مختلف جہتوں سے بحث کی گئی ہے اور اس نقطے کوتفصیلاً بیان کیا گیا ہے کہ سات آسمانوں اور ان کی مثل زمین میں لفظ زمین (الارض) میں کیا کیا شامل ہے اور اس کا اصل معنی ومفہوم اور تشریح قرآن، حدیث اور تفاسیر وتواریخ کی کتب سے بیان کیا گیا ہے۔

باب سوم "Scientific Developments Through Space" میں اس کرہ ارض (زمین) کے علاوہ دوسرے سیاروں پر زندگی کے آغاز کو ممکن بنانے والی انسانی کوششوں کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مختلف ممالک میں کونسے ادارے

قائم کیے گے ہیں اور وہ کیا اقدامات کر رہے ہیں اس پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

باب چہارم "خلا میں زندگی کا امکان: مفروضے اور حقیقت "میں لفظ خلا کی مختلف تشریحات اور اس سے متعلق مختلف تصورات کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ انسان کو اس کرہ ارض (زمین) کے علاوہ دیگر سیاروں پر آباد ہونے کے لیے کن چیلنجز (Challenges) کا سامنا کرنا پڑے گا اور ان سے کیسے نمٹا جا سکتا ہے۔ اس سوال کا جواب بھی دیا گیا ہے کہ کیا انسان کسی بڑے معرکے کی تیاری کر رہا ہے جو مستقبل قریب یا بعید میں لازمی طور پر ہو گا۔

باب پنجم "علامات قرب قیامت اور یا جوج ماجوج "میں قرب قیامت کی تمام بڑی علامات جن میں سیدنا عیسی علیہ السلام اور امام مہدی علیہ السلام کا ظہور، فتنہ دجال اور یا جوج ماجوج کا حملہ آور ہونا شامل ہیں کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔

باب ششم "اسلام اور دیگر مذاہب میں یاجوج ماجوج کا تصور "میں یاجوج ماجوج کون ہیں ، ان کا ظہور کب ہو گا،وہ کہاں آباد ہیں، وہ کہاں قید ہیں، ان کی حضرت ذوالقرنین سے مڈبھیڑ کہاں ہوئی، سد ذوالقرنین کا معمہ کیا ہے اس سے منسوب کی جانے والی دیواروں کی حقیقت کیا ہے، یاجوج ماجوج انسانی مخلوق ہے یا غیر انسانی ، ان تمام سوالات کا جواب دیگر مذاہب کی روشنی میں بالعموم اور خاص طور پر اسلامی عقائد کی روشنی میں دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

باب ہفتم "یاجوج ماجوج کی حقیقت: قرآنی و سائنسی شواہد کی روشنی میں" میں اس نقطے پر بحث کی گئی ہے کہ یاجوج ماجوج کی اصل حقیقت کیا ہے۔ کیا یاجوج ماجوج ایلینز (Aliens) ہیں۔ اور اس پر کونسے قرآنی اور سائنسی شواہد موجود ہیں نیز سد ذوالقرنین کی حقیقت کیا ہے اس کی تعمیر و تشکیل کہاں اور کیسے ہوئی اس پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

قرآن و حدیث میں ذکر آتا ہے کہ یاجوج ماجوج کو سیدنا ذوالقرنینؑ نے ایک دیوار کے پیچھے قید کیا تھا جو کہ تانبے اور لوہے سے تعمیر کی گئی تھی جس دیوار کو سدِ ذوالقرنین بھی کہا جاتا ہے۔ سدِ ذوالقرنین سے منسوب کی جانے والی دیواریں جن میں دیوارِ چین، دیوارِ قفقاز اور دیوارِ برلن شامل ہیں، حقیقت میں دیوارِ ذوالقرنین نہیں ہیں۔ قرآنی اور احادیث مبارکہ کی دلائل کی روشنی میں یاجوج ماجوج کے ظہور سے متعلق آراء کے ساتھ تطبیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ یاجوج ماجوج ابھی تک ظاہر نہیں ہوئے ہیں۔ مگر اس کائنات میں کسی دوسرے سیارے پر قید ہیں اور قرب قیامت میں وہاں سے آزاد کئے جائیں گے۔ مغربی تصور ایلینز (Aliens) بھی یاجوج ماجوج سے قریب تر ہے۔ اور عین ممکن ہے کہ یاجوج ماجوج ایلینز (Aliens) ہی ہوں جن کی کھوج میں دنیا لگی ہوئی ہے۔

ان ابواب میں ترتیب کے ساتھ قرآنی اور سائنسی دلائل پیش کئے گئے ہیں جو مصنف کے اس موقف کی تائید کرتے ہیں کہ یاجوج ماجوج غیر انسانی کوئی مخلوق ہے جو اس سیارے کے علاوہ کسی سیارے پر آباد ہیں اور قرب قیامت پر وہ انسانوں پر حملہ آور ہوں گے۔ انسان تسخیر کائنات کی راہ پر جیسے جیسے فتوحات حاصل کرے گا اتنا زیادہ حقیقت کے قریب تر ہوتا جائے گا۔ ٹیکنالوجی کے میدان میں نت نئے ایجادات بھی اسی جنگ اور معرکہ کا پیش خیمہ اور تیاری ہے کہ جو قرب قیامت پر نیکی اور بدی کی قوتوں کے درمیان ہو گی۔ قرآن مجید میں تدبر و تفکر کی دعوت اصل میں انسان کو ان معاملات پر سوچنے اور ان کی تفہیم کے حصول پر ابھارتی ہے۔ کیونکہ ان رازوں پر آگہی سے قرآن کریم کی عظمت اور اللہ تعالیٰ کی کبریائی پر مہرِ صداقت ثبت ہوتی ہے۔

اس کتاب میں موجود ابحاث اور سوالات کے جوابات مستقبل میں تخلیقی (Creative) اور تجسسی (Curious) اذہان کے لیے سود مند اور مشعل راہ ثابت ہوں گے۔

☆☆☆☆☆

حضرت ماریہ القبطیہؓ صبر واستقلال کا پیکر تھیں

آپ ﷺ غزوات و دیگر امور میں حضرت ماریہؓ سے بھی مشورہ کرتے

امہات المومنین نے تعلیمات نبوی ﷺ کو امت تک پہنچایا

ساجدہ کوثر نعیمی

اس دور پرفتن میں جہاں سائنسی ترقی عروج پر ہے وہیں انسان ذہنی طور پر پریشان اور الجھاؤ کا شکار نظر آتا ہے۔ تیزی سے بدلتا معاشرہ احساس مروت، محبت و مودت جیسے اعلیٰ اخلاق سے مبرا نظر آرہا ہے یہی وجہ ہے ہمارا معاشرتی واخلاقی نظام بگاڑ کا شکار ہے۔

ایسے میں زندگی کو جنت نما بنانے کے لیے آپ ﷺ کی ازدواج مطہرات نے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہوکر اور ان کی زندگیوں سے روشنی لے کر رہتی زندگی کے شب و روز گزارنا لازمی وضروری ہے لہذا ان نفوس مقدسہ سے راہنمائی حاصل کرنا نہ صرف عورتوں کے لیے ضروری ہیں بلکہ مردوں کے لیے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس آرٹیکل میں حضرت ام المومنینؓ کی حالات زندگی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

حضرت ماریہ قبطیہؓ کا تعلق مصر کے ضلع انصا کے ایک گاؤں حفن سے تھا اللہ نے انہیں ظاہری و باطنی خوبصورتی سے خوب نوازا تھا۔ آپؓ کا پورا نام ماریہ قبطیہ بنت شمعون المصری تھا اور قبطیہ ان کی قومی نسبت تھی۔

تمام ام المومنین نے تعلیمات نبوی ﷺ کو امت تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ آج کی عورت کو چاہئے کہ وہ بھی دعوت و تربیت کے کام کو عوام الناس تک پہنچانے کی ذمہ داری ادا کریں

٦ ہجری میں جب معاہدہ حدیبیہ کے بعد کفار و مشرکین کی طرف سے خطرہ ٹل گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے وادی بطحا کے قرب و جوار کے حکمرانوں کو خطوط لکھے انہی میں شہنشاہِ مصر مقوقس نے آپ ﷺ کے خط مبارک کو پڑھا ادب احترام سے اس کا جواب دیا۔ آپ ﷺ کے قاصد کی تکریم کی اوراسکے ہمراہ دلدل نامی اعلیٰ نسل کا گھوڑا اور ایک آپ ﷺ کے لئے اعلیٰ نسل کا خچر، سونا اور چاندی کے تحفے بھیجے اور دو بہنیں بطور ہدیہ بھجوائیں جن کی قبطیوں میں بڑی تکریم کی جاتی تھی۔ بڑی بہن ماریہ قبطیہ اور چھوٹی کا نام سیرین بنت شمعون تھا۔

یہ دونوں بہنیں ایسے دربار کی طرف روانہ ہوئیں جہاں ذروں کو مثلِ ماہتاب بنایا جہاں عمرؓ کو فاروقِ اعظمؓ، علیؓ کو شیرِ خدا اور حیدرِ قرار بنایا جا تا ہے اور بلالؓ جیسے غلام کو کعبے کی بلندیوں پہ چڑھ کر اذان دینے کو کہا جاتا ہے۔ دونوں بہنیں اپنے نئے آقا کے حرم میں رہنے، خود کو ذہنی طور پر تیار کر رہی تھیں۔

حضرت ماریہؓ جو باوقار اعلیٰ اوصاف کی مالکہ تھیں۔ بعد ازاں حضور ﷺ کے عقد زوجیت میں آئیں۔

حضرت ماریہؓ کے بطن سے سن ٨ ہجری کو ایک چاند سا بیٹا ہوا جس پر حضرت جبریلؑ امین نے آپ کو یا ابا ابراہیم کہ کر مخاطب کیا حضرتِ ماریہؓ کے بطن سے پیدا ہونے والے بیٹے کو آپ ﷺ نے جدِ امجد حضرتِ ابراہیمؑ کا نام دیا۔

۱۸ ماہ کے پلک جھپکتے عرصے میں نہائت دکھ اور کرب کا ایک دن آیا کہ حضرت ابراہیمؑ مشیت ایزدی سے وصال پا گئے مگر حضرت ماریہؓ اس دکھ بھری گھڑی میں صبرو استقلال کا پہاڑ بنی رہیں۔

حضرت ماریہؓ نہایت معاملہ فہم، فہیم و متین تھیں یہی وجہ کہ آپ ﷺ غزوات اور داخلی معاملات میں قدم قدم پر حضرت ماریہؓ سے بھی مشورہ کرتے تھے۔

آپ ﷺ حضرتِ عائشہؓ کے بعد دوسری سب سے کم عمر زوجہ محترمہ تھیں۔ آپ بڑی دیانت دار، نہایت صالح، پاکیزہ، نیک سیرت اور خوش اخلاق تھیں۔ حضرت عائشہؓ اور دوسری ازواج مطہراتؓ حضرت ماریہؓ کی طرف ملاقات کے لیے جایا کرتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: ''مجھے حضرت ماریہ قبطیہؓ پر بڑا رشک آتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو ان سے محبت تھیں آپؓ سے نہائت دقیق و عمیق احادیث مروی ہیں۔

ام المومنین کی زندگی سے آج کی عورت کو یہ پیغام ملتا ہے کہ حقوق العباد اور حقوق اللہ کو بطریق احسن پورا کیا جائے۔ صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے بلکہ نماز اور صبر سے مدد حاصل کی جائے اور اللہ کی رضا میں راضی رہیں

حضرتِ ماریہ قبطیہ آپ ﷺ کے ادب و احترام کو ملحوظ خاطر رکھتیں۔ حضور ﷺ کے دمِ وصال آپؓ کربناک کیفیت سے گزریں۔ حضرتِ ابوبکر صدیقؓ نے دوسری ازواجِ مطہرات کی طرح آپؓ کا بھی ایک خاص وظیفہ مقرر کیا تھا اور اگلے خلیفہ کے لئے یہی حکم چھوڑا تھا۔ حضرتِ ماریہؓ کا وصال حضرتِ عمرِ فاروقؓ کے دور میں ہوا۔ اور جنت البقیع میں آرام فرما ہیں۔

ام المومنین حضرت ماریہ صبرو استقلال کا پہاڑ تھیں۔ آپ نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، مسلمانوں کی حسنِ معاشرت سے مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ معاملہ فہم تھیں۔ آقا علیہ السلام کے ادب و آداب کو ملحوظ خاطر رکھتیں۔ قدم بقدم آپ ﷺ کے لیے آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتیں تھیں۔ ام المومنین کی زندگی سے آج کی عورت کو یہ پیغام ملتا ہے کہ حقوق العباد اور حقوق اللہ کو بطریق احسن پورا کیا جائے۔ صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے بلکہ نماز اور صبر سے مدد حاصل کی جائے اور اللہ کی رضا میں راضی رہیں۔ زندگی سے شکوہ کو نکال دیا جائے اور مثبت طرز فکر سے ہر مشکل آسان ہوجاتی ہے۔ کیونکہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے دراصل زندگی خوشی اور غم کا مرقع ہے دنیا کی ہر چیز ناپائیدار ہے باقی رہنے والی ذات اللہ کی ہے۔ اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچانا چاہئے کیونکہ بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کے لیے نفع رساں ہو۔

دوسرا اہم نقطہ کہ ام المومنین نے معاشرہ کی بہتری میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ تمام ام المومنین نے تعلیمات نبوی ﷺ کو امت تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ آج کی عورت کو چاہئے کہ وہ بھی دعوت و تربیت کے کام کو عوام الناس تک پہنچانے کی ذمہ داری ادا کریں۔ اگر وہ ماں ہے تو بچوں کی تربیت اس نہج پر کرے کہ بچے معاشرہ کا سرمایہ بن سکیں۔ اگر استاد ہے تو ام المومنین کی زندگی پر عمل پیرا ہوکر حسن نیت اور حسن اخلاص کے ساتھ دنیا میں تعلیم پھیلائیں

تاکہ دنیا جنت کا گہوارہ بن جائے۔ لہذا ہمیں ہر مشکل میں ام المومنین نے طرزعمل کی طرف لوٹنا ہوگا۔ ان کی تعلیمات پر عمل پیرا کرنا ہوگا۔ تب ہی ہم دنیا اور آخرت میں سرخرو و کامیاب ہوسکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

اظہارِ تعزیت

محترمہ حمیدہ بی بی نائب قاصدہ ویمن لیگ کے جواں سالہ بھانجے قضائے الٰہی سے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

آپ کی صحت

جسم میں خون کی کمی کو انیمیا کہتے ہیں

تھکاوٹ، شدید کمزوری، سر چکرانا انیمیا کی علامات ہیں

خوراک میں آئرن کی کمی سے انیمیا کا مرض جڑ پکڑتا ہے

وشاء وحید

انیمیا کیا ہے؟:

جسم میں ہیموگلوبن (Haemoglobin) کی کمی یا خون میں موجود سرخ خلیات کی کمی ہوجانے کو انیمیا کہتے ہیں جو کہ جسم میں آئرن کی کم مقدار کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یاد رہے انیمیا آئرن (Iron) کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن ہر انسان جس میں آئرن کی کمی ہو ضروری نہیں وہ انیمیا کے مرض کا شکار بھی ہو۔ آئرن کی کمی انیمیا کے علاوہ اور بھی بہت سی بیماریوں کا باعث بن سکتی ہے۔ انیمیا کی تشخیص کے لیے خواتین میں ہیموگلوبن 12.0g/dl سے کم ہونا لازمی ہے۔

پاکستان میں انیمیا کے شکار بچوں اور خواتین کی شرح:

2018ء کے پاکستان نیشنل نیوٹریشن سروے کے مطابق:

۱۔ پانچ سال سے کم عمر کے بچوں میں سے 48.0% معمولی کمی اور 5.7% شدید ہیموگلوبن کی کمی کا شکار ہیں۔

۲۔ 10-9 سال عمر کی بچیوں میں 42.9% نارمل، 55.7% معمولی کمی اور 0.9% شدید کمی رپورٹ کی گئی ہے۔

۳۔ 15-49 سال کی عمر کی خواتین میں 57.4% نارمل، 41.7% معمولی کمی اور 1.0% شدید کمی رپورٹ کی گئی ہے۔

۴۔ رپورٹ کے مطابق سندھ میں انیمیا کے متاثر شدہ افراد کی تعداد سب سے زیادہ ہے (23.8%) صوبہ سندھ کے اور صوبہ بلوچستان (19.9%) اور پھر صوبہ پنجاب (18.7%) میں مندرجہ بالا شرح میں انیمیا رپورٹ کیا گیا ہے۔

۵۔ 5 سال سے کم عمر بچوں میں 28.6% بچے، 10-9 سال کی عمر کی بچیوں میں 56.6% اور 15-49 سال کی عمر کی خواتین میں 41.7% خواتین انیمیا کا شکار ہیں۔

۶۔ رپورٹ کے مطابق شہروں کی نسبت دیہاتی لوگ زیادہ اس مرض میں مبتلا پائے گئے ہیں۔

انیمیا کی علامات:

۱۔ تھکاوٹ ۲۔ کمزوری

۳۔ چکر آنا ۴۔ سر درد ہونا

۵۔ زیادہ سردی لگنا ۶۔ ہاتھ پاؤں کا ٹھنڈا رہنا

۷۔ سانس لینے میں مشکل ہونا

۸۔ چھاتی میں درد رہنا ۹۔ کام میں توجہ کی کمی

۱۰۔ مٹی کھانے کی عادت ۱۱۔ غیر معمولی دل کی دھڑکن

۱۲۔ ٹانگوں میں درد ۱۳۔ ناخنوں کا ٹوٹنا

۱۴۔ بالوں کا گرنا ۱۵۔ جلد میں پیلاہٹ

۱۶۔ زبان کی سوزش

۱۷۔ منہ/ ہونٹ کے اطراف میں کریک

انیمیا کی وجوہات:

۱۔ خوراک میں آئرن کی کمی ہونا۔

۲۔ خوراک میں آئرن وافر مقدار میں ہونے کے باوجود کچھ بیماریوں یا ادویات کی وجہ سے اس کا جسم میں استعمال نہ ہونا۔ مثال کے طور پر معدے یا آنت (inkstine) کی بیماری۔

۳۔ جسم سے غیر معمولی خون کا اخراج یا بلڈ کی کمی۔ کسی سرجری، خون پتلا کرنے والی ادویات کا حد سے زیادہ استعمال، ضرورت سے زائد خون دینے سے جسم میں خون کی کمی واقع ہوسکتی ہے۔

۴۔ گردے اور جگر کی بیماریوں کے نتیجے میں بننے والے نقصان دہ مادے۔

۵۔ خوراک کا ایسا Combination جو خوراک میں موجود آئرن کو absorb ہونے سے روکتا ہے۔

کن لوگوں میں انیمیا ہونے کا زیادہ رسک ہے؟

۱۔ حاملہ خواتین ۲۔ 1-3 سال کے بچے

۳۔ جوان بچیاں اور بچے

۴۔ وہ لوگ جن کا خون کسی سرجری یا کسی اور وجہ سے ضائع ہوا ہو۔

☆ ہمارے جسم میں آئرن ایک ہی دن میں کم نہیں ہوجاتا جس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا جسم آئرن کو ذخیرہ بھی کرتا ہے۔ فوری ضرورت کے نتیجے میں پہلے یہ ذخیرہ کی گئی آئرن استعمال کی جاتی ہے اس کے بعد بھی اگر آئرن جسم کو فراہم نہ کی جائے تو آئرن کی کمی کی وجہ سے ہیموگلوبن مقررہ مقدار سے کم بنتے ہیں اور انیمیا ہوتا ہے۔

☆ ڈاکٹر حضرات ہیموگلوبن ٹیسٹ کے ساتھ فیریٹن ٹیسٹ کا مشورہ دیتے ہیں۔ فیریٹن ایک پروٹین ہے جو جسم میں آئرن ذخیرہ کرتی ہے۔

انیمیا کی اقسام:

۱۔ خون میں موجود سرخ خلیات کے ٹوٹنے کی وجہ سے انیمیا ہونا۔

۲۔ سرخ خلیات کا کم مقدار میں بننے کی وجہ سے انیمیا ہونا جو کہ بے شمار وجوہات کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔

۳۔ خون کے ضائع ہونے کی وجہ سے انیمیا کا ہونا۔

☆ آئرن کی اقسام اور خوراک میں آئرن کو کیسے شامل کیا جاسکتا ہے۔

☆ ہمیں جو آئرن ہماری خوراک سے ملتا ہے وہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

۱۔ ہیم آئرن (Haemiron)

۲۔ نان ہیم آئرن (Non-haemiron)

☆ ہیم آئرن وہ ہے جو ہمیں گوشت یا animal sources سے ملتا ہے۔ جبکہ نان ہیم آئرن ہمیں Plant sources سے ملتا ہے۔ آئرن کی یہ تقسیم ان دو ذرائع سے حاصل ہونے والی آئرن کے عمل انجذاب کی بنیاد پہ کی گئی ہے۔ جسم میں پہلے سے ذخیرہ آئرن بنیاد ہے ہیم آئرن کا عمل انجذاب 15-35 جبکہ نان ہیم آئرن کا 2-20 ہے۔

آئرن کی مقدار:

مرد حضرات میں 8mg/day

19-50yt سال کی خواتین میں 18mg/day

51+ yt سال کی خواتین میں 8mg/day تجویز کی گئی ہے۔

خوراک میں ائرن کو کیسے شامل کیا جائے؟:

وہ تمام اشیاء جن میں کیلشیم موجود ہے وہ آئرن کو جسم میں absorb ہونے سے روکتی ہیں۔ اس لیے ان کو الگ الگ وقت میں لیں۔

ہیم آئرن کے ذرائع:

۱۔ مٹن ۲۔ چکن ۳۔ بیف

۴۔ مچھلی ۵۔ کلیجی

نان ہیم آئرن کے ذرائع:

۱۔ بینز اور دالیں، مٹر، سفید چنے، لال لوبیا

۲۔ خشک خوبانی، مختلف ڈرائی فروٹ وتل

۳۔ کدو، پالک، ہرے پتے والی سبزیاں، گھیا

زیادہ سے زیادہ حصول کے لیے آئرن کو Vitamin کے ساتھ لیا جاسکتا ہے جیسے کہ لیموں، ٹماٹر، موسمی کینوں وغیرہ ☆☆☆☆☆

گلدستہ

پپیتا کے فوائد شوگر کنٹرول کرنے والی غذائیں

شکر قندی انسولین کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرتی ہے

چربی کم کرنے اور نظام انہضام میں بہتری لانے کیلئے سیب کا سرکہ مفید ہے

مرتبہ
ماریہ عروج

منقبت بحضور حضرت علی علیہ السلام

نجف کا راستہ ہے اور میں ہوں
یہ دل برداشتہ ہے اور میں ہوں
ہے دل میں آرزوؤں کا سمندر
طلب بے ساختہ ہے اور میں ہوں
دعا لفظوں کے پیچ و خم میں غلطاں
حواس باختہ ہے اور میں ہوں
مقدر آگیا لے کے کہاں پہ
فلک کا راستہ ہے اور میں ہوں
پکارا جس کو سب نے ہر قدم پر
اسی کا واسطہ ہے اور میں ہوں

(ڈاکٹر فرخ سہیل)

اقوال:

۱۔ روح کی تازگی پانچ چیزوں میں پوشیدہ ہے عبادت، ذکر، احسان اور خوش خلقی۔

۲۔ انسانیت سے محبت ہو تو امن کی طرف سفر آسان اور سہل ہو جاتا ہے۔

۳۔ عقل وہ ہے کہ جس سے کسی کو زک نہ پہنچے۔

۴۔ جنون کا صحیح استعمال نئے ابواب رقم کرتا ہے۔

۵۔ جہالت غصہ ہے علم مسکراہٹ۔

پپیتا کے حیرت انگیز فوائد:

پپیتے کا پھل خوبصورتی میں اضافہ کرتا ہے۔ اس میں وٹامن سی، سیب سے اڑتالیس گنا زیادہ ہے۔ اس کو فرشتوں کا پھل بھی کہا جاتا ہے جو ہاضمے کی بہتری کے علاوہ توانائی و صحت کا سامان مہیا کرتا ہے۔ جلد پر لیپ کرنے سے مردہ خلیات بڑی عمدگی سے دور کیے جاسکتے ہیں۔ اس سے کیل اور داغ دھبے دور ہوتے ہیں اور جلد میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔

کھردری جلد سے نجات کے لیے دو چھوٹے چمچ پکے پپیتے کا گودا اس میں ایک چھوٹا چمچ شہد ملاکر چہرے اور گردن پر لیپ کرکے پندرہ منٹ کے بعد دھولیں اور موئسچرائزر لگائیں۔ اگر آنکھوں کے اطراف کی جلد پھول گئی ہو تو آنکھیں بند کرکے پپیتے کے قتلے پھولی ہوئی جگہ پر رکھ کر پانچ منٹ بعد گرم پانی سے دھولیں۔

شوگر کنٹرول کرنے والی غذائیں:

ذیابیطس ایک ایسا مرض ہے جیسے ادویات سے زیادہ صحت بخش غذا سے کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ درج ذیل غذائیں شوگر کو کم کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔

بادام: بادام کا متواتر استعمال جسم میں گلوکوز کی سطح کو کنٹرول کرتا ہے۔

سبزیاں: سبزیوں میں پالک، سلاد کے پتے، بروکول

جیسی سبزیوں میں کاربوہیٹس کی مقدار کم ہوتی ہے۔ ان سبزیوں کا استعمال ذیابیطس ہونے کا خطرہ 14 فیصد کم کرتا ہے۔

مچھلی: مچھلی بلڈ اور شوگر کو معمول کی سطح پر رکھنے کے ساتھ جسمانی سوجن کو بھی ختم کرتی ہے اور دل کی بیماریوں سے بھی نجات دلاتی ہے۔ اس لیے ذیابیطس کے مریض کو ہفتے میں دو مرتبہ مچھلی کا استعمال کرنا چاہئے کیونکہ یہ گردوں کی بیماری کے خلاف بھی تحفظ فراہم کرتی ہے۔

شکر قندی: حالیہ تحقیق کے مطابق شکر قندی انسولین کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرتی ہے اور بلڈ شوگر کی سطح کو مستحکم رکھتی ہے۔ دل کی بیماریوں سے بچاتی ہے۔

دلیا: شوگر کے مریضوں کے لیے دلیا بہترین ناشتہ ہے۔ جو معدے میں موجود گلوکوز کو جذب کرکے شوگر کی سطح کو کنٹرول کرتا ہے۔

پیٹ کی چربی کو کم کرنے کا طریقہ:

پیٹ کی چربی کو کم کرنے کے لیے سیب کے سرکے کو نیم گرم پانی میں استعمال کرتے ہیں۔ اس میں موجود تیزابی خاصیت کی وجہ سے کھانے کے مضر ذرات فوری پگھلنا شروع ہوجاتے ہیں جس سے نظام انہظام بہتر طور پر کام کرتا ہے اور خون میں شوگر کی مقدار کنٹرول رہتی ہے۔ تحقیق کے مطابق وزن کم ہونے سے بہت سی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔

طریقہ استعمال:

نیم گرم پانی میں 2 چمچ سرکہ شامل کرکے پئیں ترشی کو ختم کرنے کے لیے اس میں شہد بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ یہ مشروب دن میں ناشتہ سے 2 گھنٹے پہلے اور رات کے کھانے سے قبل کیا جاسکتا ہے۔

پھٹکڑی کی افادیت:

۱۔ پھٹکڑی کو پانی صاف کرنے اور جراثیم سے بچاؤ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جھریوں سے نجات کے لیے پھٹکڑی کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کو گیلا کرکے آہستہ آہستہ چہرے پر رگڑیں بعد ازاں عرق گلاب سے چہرہ دھولیں۔ اس کے بعد موسچرائزر کریں۔ آہستہ آہستہ جھریاں ختم ہوجائیں گی۔

۲۔ سر میں خشکی کی صورت میں شیمپو کے ساتھ ایک چٹکی پھٹکڑی اور نمک شامل کرکے سر دھولیں خشکی ختم ہوجائے گی۔

۳۔ پھٹکڑی کو اتنا گرم کریں کہ وہ پگھل کر فوم بن جائے ٹھنڈا ہونے پر اس میں ناریل کا تیل ملاکر پھٹی ہوئی ایڑیوں پر لگائیں تو ایڑیاں ٹھیک ہوجائیں گی۔

۴۔ جن افراد کو پسینہ زیادہ آتا ہے ان کو چاہئے کہ نہاتے وقت پانی کی بالٹی میں پھٹکڑی ڈال کے اس سے پانی سے نہانے سے پسینہ نہیں آئے گا۔

۵۔ پھٹکڑی جلاکر راکھ بناکر اس میں انڈے کی سفیدی ملاکر مساج کرنے سے ہر قسم کی خارش میں آرام ملتا ہے۔

۶۔ ایک ماشہ پھٹکڑی کا پاؤڈر صبح و شام ایک گلاس نیم گرم پانی کے ساتھ کھانے سے کھانسی دور ہوتی ہے اور دمہ کی شکایت بھی دور ہوجاتی ہے۔

۷۔ ایک ماشہ پھٹکڑی کو پاؤ بھر گرم پانی میں کھول کر دن میں دو بار زخموں کو دھونے سے زخم ٹھیک ہوجاتے ہیں۔

شاہی کوفتے:

اجزاء: گائے کا قیمہ (آدھا کلو)، ادرک لہسن پیسٹ (ایک کھانے کا چمچ)، لال مرچ پاؤڈر (ایک کھانے کا چمچ)، کاجو (ایک چائے کا چمچ)، بادام (ایک چائے کا چمچ)، مونگ پھلی (ایک چائے کا چمچ)، کھوپرا (ایک کھانے کا چمچ۔ پسا ہوا)، بھنے چنے (ایک کھانے کا چمچ)، دہی (آدھا کپ)، پیاز (ایک عدد)، ہلدی پاؤڈر (ایک چائے کا چمچ)، دھنیا پاؤڈر (ایک چائے کا چمچ)، نمک حسب ذائقہ، تیل حسب ضرورت

ترکیب: سوس پین میں تیل گرم کرکے پیاز ڈال کر فرائی کریں۔ نمک، ادرک، لہسن پیسٹ، لال مرچ پاؤڈر، ہلدی پاؤڈر اور دھنیا پاؤڈر ڈال کر بھونیں اور دہی شامل کرکے گریوی بنالیں، پیالے میں قیمہ، بھنے چنے، خشخاش، کھوپرا، مونگ پھلی، کاجو، نمک اور بادام شامل کریں اور مکس کرکے کوفتہ بنالیں۔ فرائی پین میں تیل گرم کرکے ہلکا سا فرائی کرے گریوی میں شامل کرلیں۔ سرونگ ڈش میں نکال کر سرو کریں۔☆☆☆

ویمن اعتکاف 2019ء

اعتکاف سے اعمال واحوال کی اصلاح ہوتی ہے

مفید معاشرے کیلئے خواتین کی تعلیم وتربیت نہایت ضروری ہے

خواتین عملی زندگی میں شہر اعتکاف کے فیوضات کو برقرار رکھیں

معاشرے کی فلاح و بہبود اور ترقی میں جتنا کردار مرد کا ہے اس سے کہیں زیادہ اہم کردار خواتین کا ہے۔ یہی وجہ ہے ان کی تعلیم وتربیت شخصیت سازی نہایت ضروری ہے تاکہ وہ معاشرے میں مفید کردار ادا کرسکیں۔ اسی مقصد کے تحت ہر سال منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر اہتمام خواتین کے لیے رمضان المبارک میں تزکیہ نفس، اصلاح احوال توبہ اور آنسوؤں کی بستی شہر اعتکاف منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں دنیا بھر سے ہزاروں خواتین معتکف ہوتی ہیں۔ یہ سالانہ مسنون اعتکاف جہاں خواتین کے اعمال واحوال کی اصلاح کا باعث بنتا ہے وہیں ان کی تربیت کے ضروری مندرجات کا احاطہ بھی کئے ہوتا ہے۔

امسال بھی رمضان المبارک میں خواتین کے اعتکاف گاہ کے جملہ انتظامات و انصرام کے لیے محترم ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈا پور، محترم جواد حامد، محترم بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان، محترمہ فرح ناز و محترمہ سدرہ کرامت کی سربراہی میں ذیلی کمیٹیز تشکیل دی گئیں جن میں

محترمہ فرح ناز (نگران مرکزی کمیٹی)

محترمہ سدرہ کرامت (سربراہ مرکزی کمیٹی)

محترمہ میمونہ شفاعت (سیکرٹری مرکزی کمیٹی)

محترمہ فریدہ سجاد (سکیورٹی کمیٹی)

محترمہ عائشہ مبشر (تنظیمی کمیٹی)

محترمہ میمونہ شفاعت (بجٹ کمیٹی)

محترمہ حبیبہ اسماعیل (انتظامی کمیٹی)

ڈاکٹر نوشابہ ضیاء (میڈیکل کمیٹی)

محترمہ انیلہ الیاس (دعوتی وتربیتی کمیٹی)

محترمہ ثناء وحید (VIP شیڈول کمیٹی)

محترمہ فاطمہ کامران (رابطہ و ملاقات کمیٹی)

محترمہ نادیہ سلمٰی (میس کمیٹی)

محترمہ انیلہ الیاس (Theme& ڈیکوریشن کمیٹی)

محترمہ آمنہ بتول (استقبالیہ و وائنڈ اپ کمیٹی)

محترمہ میمونہ شفاعت (رجسٹریشن والاٹمنٹ کمیٹی)

محترمہ شاکرہ چوہدری (سوشل میڈیا کمیٹی)

محترمہ جویریہ حسن (میڈیا کمیٹی)

محترمہ ام حبیبہ اسماعیل (ڈسپلن کمیٹی)

محترمہ میمونہ شفاعت (سٹالز وکینٹین کمیٹی)

محترمہ ام حبیبہ افضل (DFA)

محترمہ سیما قراۃ العین (کنٹرول روم، ریکارڈ کیپنگ کمیٹی)

محترمہ آصفہ صفدر (صفائی کمیٹی)

محترمہ آمنہ بتول (سالانہ عالمی وروحانی اجتماع)

محترمہ ام حبیبہ افضل (کالج کوآرڈینیشن کمیٹی)

محترمہ زینب ارشد (ایم ایس ایم سسٹرز کمیٹی)

محترمہ شازیہ بٹ (نگران ایگرز اعتکاف کمیٹی)

محترمہ ایمن یوسف (سربراہ ایگرز اعتکاف کمیٹی)

محترمہ کلثوم طفیل (الہدایہ ٹریننگ ورکشاپ کمیٹی)

محترمہ ثناء وحید (WOICE کمیٹی)

محترمہ ارشاد اقبال (نگران فاطمہ ہال)

محترمہ آمنہ بتول (نگران خدیجہ ہال)

محترمہ صائمہ نور (نگران عائشہ ہال)

محترمہ عائشہ مبشر (نگران بیت الزاہرہ ہال)

محترمہ میمونہ شفاعت (نگران ابن خالدون ہال)

مورخہ 26 مئی 2019ء کو نماز مغرب سے پہلے ہزاروں معتکفات محترمہ فضہ حسین قادری کی نگرانی میں اعتکاف میں شریک ہوئیں۔ یہ شہر اعتکاف منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر اہتمام منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں ہزاروں خواتین رجسٹریشن کرواتی ہیں۔ ان معتکفات کو مرکزی ٹیم صدر ویمن لیگ محترمہ فرح ناز، ناظمہ محترمہ سدرہ کرامت نے خوش آمدید کہا۔

خطاب: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

اس اعتکاف میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے معتکفین کی تربیت کے لیے کینیڈا سے براہ راست خصوصی خطابات کیے تاکہ معتکفین ہوائے نفس اور دنیاوی مسائل سے نجات پاکر تعلیمات نبویؐ کے مطابق زندگی بسر کریں تاکہ معاشرہ میں امن و امان پیار و محبت کی فضا جنم لے۔

تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام شہر اعتکاف میں چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے خصوصی نشست کی انہوں نے کہا معتکفات خوش قسمت ہیں جو دور دراز سے شہر اعتکاف میں شرکت کے لیے آئیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے دروس ایمان اور روح کی غذا کا سامان فراہم کرتے ہیں۔ خواتین سال بھرگزارنے والی اپنی عملی زندگی میں شہر اعتکاف کے فیوضات کو برقرار رکھیں۔ یہی کامیابی و فلاح کی نشانی ہے۔ منہاج القرآن واحد اصلاحی، فلاحی عالمگیر تحریک ہے جو بچوں سے لے کر بزرگوں تک ہر عمر کے افراد کے لیے تعلیم و تربیت کے لیے پروگرام وضع کرتی ہے۔

محترمہ فضہ حسین قادری نے منعقدہ شہر اعتکاف شریک سینکڑوں بچوں کی تربیتی نشست سے خطاب کرتے ہوئے کہ بچہ جیسے ہی اس عالم رنگ و بو میں آنکھ کھولتا ہے تو اس کے مشاہدہ کا عمل شروع ہوجاتا ہے جو تعلیم بچے کو ابتدائی عمر میں ملتی ہے وہ عمر کے آخری سانس تک اس کے ساتھ رہتی ہے۔ اگر گھر کا ماحول تعلیم یافتہ، مذہبی ہوگا تو یقیناً اس کے اثرات بچے کی شخصیت پر مرتب ہوں گے۔ فضہ حسین قادری نے بچوں میں انعامات بھی تقسیم کیے۔

حلقہ جات:

منہاج القرآن ویمن لیگ کی نظامت تربیت کے زیر اہتمام خواتین کے لیے دس روزہ حلقہ جات ترتیب دیئے گئے جس میں معتکفات کی فکری، روحانی اور اخلاقی تربیت کے لیے حلقہ جات کا اہتمام کیا گیا حلقہ جات کے لیے کورس ڈیزائن کیا جس میں ترجمہ، تفسیر، گرائمر، تجوید، فقہی مسائل، عقائد، حدیث شامل ہے۔ حلقہ جات کے لیے27 معلمات نے بڑی محنت اور بھرپور دلچسپی سے معتکفات کی تربیت کے لیے تدریسی خدمات سرانجام دیں۔

محترمہ فضہ حسین قادری نے ان سکالرز کے ساتھ خصوصی ملاقات کی اور انہیں شہر اعتکاف میں ملک بھر سے آئی ہوئی معتکفات کی تربیت پر شاندار تدریسی خدمات دینے پر شیلڈز دیں اور انہوں نے کہا کہ الدعوۃ پراجیکٹ کی سکالرز نے تمام حلقہ جات میں دعوت دین کا حق ادا کردیا۔

تنظیمی و تربیتی نشستیں:

تنظیمی عہدیداران کی تنظیمی تربیت کے لیے خصوصی نشستیں منعقد کی گئیں۔ جس میں ڈاکٹر حسن محی الدین قادری چیئرمین سپریم کونسل، ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، ممبر سپریم کونسل محترمہ فضہ حسین قادری اور محترمہ فرح ناز صدر ویمن لیگ نے خصوصی لیکچر دیئے تاکہ تنظیمی عہدیداران مزید نئی تکنیکی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی تنظیمی ورکنگ کو بہتر اور آسان بناسکیں۔ ان تنظیمی نشستوں میں جنوبی پنجاب، شمالی پنجاب، سنٹرل پنجاب، کشمیر، کراچی، سندھ اور لاہور زونز نے شرکت کی۔

وزٹس:

محترمہ فضہ حسین قادری نے اعتکاف گاہ کا گاہے بگاہے وزٹ بھی کیا اور معتکفات سے ملاقات و مصافحہ کیا۔

☆☆☆☆☆

EAGERS TIME

کڈز اعتکاف 2019ء سینکڑوں بچوں کی شرکت

ہم اللہ کا دوست بننے کیلئے معتکف ہوئے: بچوں کے تاثرات

کڈز اعتکاف کی کامیابی کیلئے 35 کوآرڈینیٹرز نے خدمات انجام دیں

ام کلثوم

اس حقیقت سے کوئی انکارنہیں کرسکتا آج کے بچے کل کا مستقبل ہیں۔ لہذا بچوں کی تربیت کی اہمیت کے پیش نظر تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے جہاں مرد وزن کے لیے اعتکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے وہاں بچوں کی تربیت کے لیے کڈز اعتکاف کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں بچوں نے شرکت کی۔ ان کے لیے دس روزہ تربیتی شیڈول ترتیب دیا گیا اور کمیٹیاں ترتیب دی گئیں جو درج ذیل ہیں:

شازیہ بٹ (نگران)، ایمن یوسف (سربراہ)، ام کلثوم (سیکرٹری)

انتظامی کمیٹی: سعدیہ احمد (سربراہ)، ثمرہ لطیف (سیکرٹری)

میس+ڈیکوریشن: فرح ناز اکرم (سربراہ)، لاہور ایگرز ٹیم (ممبران)

سلیبس کمیٹی: حسن آرزو، وشاء وحید، ام کلثوم (ممبران)

رجسٹریشن کمیٹی: ام کلثوم (سربراہ)، عراہ، بسمہ (ممبرز)

شیڈول: ام کلثوم (سربراہ)، اذکی شفیق (سیکرٹری)

ٹیچرز کوآرڈینیشن: ام کلثوم (سربراہ)، وشا (سیکرٹری)

صفائی کمیٹی: ثونیہ (سربراہ)

کڈز اعتکاف کو کامیاب بنانے کے لیے 35 کوارڈینیٹر نے اپنی خدمات سرانجام دیں:

لاہور (20)، گوجرانوالہ (9)، فیصل آباد (1)، اسلام آباد (3)، سیالکوٹ (1)، حضرو (1)، جہلم (1)، چکوال (2)، کراچی (5)، ایگزیو (10)

اس اعتکاف کو دو گروپس میں تقسیم کیا گیا جس میں 8-6 سال تک بچوں کا جونیئر سیشن اور 11-9 تک بچوں کا سینئر سیشن تھا۔ جونیئر سیشن کے لیے الگ شیڈول تھا جس میں بچوں کی کلاس، نماز، کھانے، کھیل اور سٹوری کا ٹائم مقرر کیا گیا تھا جبکہ سینئر سیشن کے لیے ہر دن کو ایک تقسیم کے ساتھ گزارنے کا اہتمام کیا گیا ہے پہلا دن میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفاداری، 2 دن کو حضرت عمر فاروقؓ کی قوت برداشت، تیسرے دن کو امام غزالی کی علم سے محبت، چوتھے دن شیخ عبدالقادر جیلانی کے سچ، پانچواں دن حضرت عثمانؓ کے حیاء، چھٹے دن کو حضرت علیؓ کی بہادری کے ساتھ مخصوص کیا گیا تھا۔ ساتواں دن کو حضرت زید بن حارثؓ کی تابعداری اور آٹھویں دن حضرت فاطمہؓ کی عبادت گزاری کے ساتھ منسوب کیا گیا تھا۔

نعت کلاس:

اس کے علاوہ بچوں میں خود اعتمادی اور حضورؐ سے محبت کے جذبات کو بیدار کرنے کے لیے نعت کلاس کا انعقاد بھی کیا گیا۔ نعت سکھانے کے فرائض محترم شکیل طاہر نے ادا کیے۔

Concious parenting سیشن:

Concious parenting session کڈز اعتکاف میں Woice کی معاونت سے ماؤں کے ساتھ ایک ورکشاپ کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں مسز فضہ حسین قادری نے Mothers کی کاؤنسلنگ کی اور دور حاضر کے مطابق Parenting کے تقاضوں پر بات کی۔

Good bye رمضان ایکٹیوٹی:

اس ایکٹیوٹی میں محترم ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈا پور نے خصوصی شرکت کی۔ بچوں کے اعتکاف کو بہت سراہا۔ بچوں میں عید گفٹ اور سرٹیفکیٹس تقسیم کیے۔

کڈز اعتکاف وزٹ:

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری چیئرمین سپریم کونسل نے کڈز اعتکاف کا وزٹ کیا اس کے علاوہ محترمہ فضہ حسین قادری، بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان، زونل ناظم سنٹرل پنجاب رفیق نجم نے بھی کڈز اعتکاف گاہ وزٹ کیا۔ اس کڈز اعتکاف میں محترمہ فضہ حسین قادری کی دونوں بیٹیاں مروہ باجی اور سکینہ باجی بھی کڈز اعتکاف کا حصہ بنیں۔ کڈز اعتکاف کی افطار پارٹی میں محترمہ فضہ حسین قادری نے کڈز اعتکاف میں خصوصی وقت دیا اور بچوں کے ساتھ افطاری کی۔ بچوں کے ڈسپلن کو بہت پسند کیا۔

☆☆☆☆☆

محترمہ فضہ حسین قادری کے ساتھ منہاج گرلز کالج کی تربیتی ورکشاپ بسلسلہ اعتکاف 2019ء

منہاج القرآن ویمن لیگ کے ذیلی ڈیپارٹمنٹ وائس اور ایگرز کی محترمہ فضہ حسین قادری کے ساتھ افطار پارٹی

شہداء ماڈل ٹاؤن کی 5 ویں برسی پر دعائیہ تقریب

Monthly
DUKHTARAN-E-ISLAM JULY-2019
LAHORE
Regd CPL No.45

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
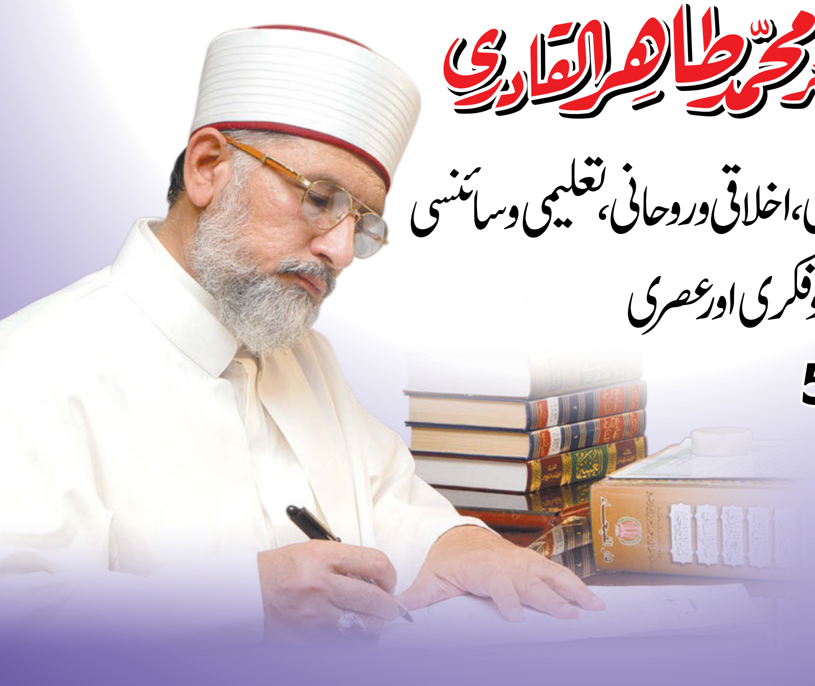
کی اسلام کے علمی و عملی، اخلاقی و روحانی، تعلیمی و سائنسی
فقہی و قانونی، انقلابی و فکری اور عصری
موضوعات پر 550
سے زائد کتب